



حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں
مولوی طارق جمیل دیوبندی کی طرف سے کی گئی شدید گستاخی پر
دیوبندی علما کا رد عمل

بنام حضرت یوسف علیہ السلام (حصہ اول)

مولوی طارق جمیل دیوبندی کے نشانہ پر

مؤلف
میشم عباس قادری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net



حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں
مولوی طارق جمیل دیوبندی کی طرف سے کی گئی شدید گستاخی پر
دیوبندی علما کا رد عمل
بنام

حضرت یوسف علیہ السلام

مولوی طارق جمیل دیوبندی کے نشانہ پر
(حصہ اول)

مؤلف

مولانا میثم عباس قادری رضوی حفظہ اللہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، بیٹھاور، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب حضرت یوسف علیہ السلام،
 مولوی طارق جمیل دیوبندی کے نشانہ پر (حصہ اول)
 مؤلف مولانا میثم عباس قادری رضوی حفظہ اللہ
 صفحات ۶۴
 سن اشاعت مَحَرَّمُ الْحَرَامِ ۱۴۴۵ھ / اگست ۲۰۲۳ء
 ناشر جمعیت اشاعت الہی سنت (پاکستان)
 نور مسجد کاغذی بازار میٹھا دارہ کراچی،

فون: 32439799

خوشخبری: سید عالم www.ishaateislam.net پر موجود ہے



قہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحات
1	چشما نظر	
2	عرش مؤلف	7
3	ڈاکٹر خالد محمود انجینئر وی وی ہندی مولوی طارق جمیل وی وی ہندی سے بہت رنجیدہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے اپنی مسجد میں ان کی تقریر نہیں ہونے دی، اور اپنی انیس مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی وی وی ہندی کو ان کا تحریری رد کرنے کا کہہ:	7
4	مولوی طارق جمیل، مسلک دیوبند کے پیچھے اوجھڑ رہے ہیں۔ اور اکابر کی تشریحات کو کوڑے دان میں پھینک رہے ہیں۔ جن انیس مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی	8
5	مولوی طارق جمیل نے رسول اکرم ﷺ کی توہین کی ہے۔ جن انیس مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی	11
6	مولوی طارق جمیل وی وی ہندی کی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں شدید گستاخی:	13
7	مولوی طارق جمیل کی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی جانے والی گستاخی پر وی وی ہندی فرقہ کے مفتی اعظم، زرولی خان کی تنقید:	13

8	حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے مسعودیہ کے علماء نے مولوی طارق جمیل کو کافر کہا ہے، مولوی طارق جمیل کو چاہیے کہ اس پر معافی مانگے، مولوی منظور میمنگل دیوبندی	14
9	حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی کے ناکام دفاع پر مشتمل مولوی طارق جمیل دیوبندی اور مفتی طارق مسعود دیوبندی کے بیانات کا مولوی منظور میمنگل دیوبندی کی جانب سے رد:	15
10	حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مولوی طارق جمیل کا منہ کالا کر دیا، بہت سے دیوبندی علماء نے اس گستاخی کا رد کرنے کی وجہ سے میری مخالفت اور مولوی طارق جمیل کی حمایت کی، میری دشمنی کی وجہ سے نبی کی مخالفت کی، اللہ نے ان کو سوا کر دیا، مولوی منظور میمنگل دیوبندی	17
11	مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے مولوی اقبال رنگونی دیوبندی	36
12	حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرنے پر شعی محمد سعید خان دیوبندی (خلیفہ مولوی ابوالحسن علی ندوی) کی جانب سے مولوی طارق جمیل کا رد:	44
13	حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرنے پر مولوی بکی جازری دیوبندی کی جانب سے مولوی طارق جمیل پر نوائے کفر اور کفر مکرمی:	46

14	مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی صریح انگشتی کی ہے، نیز مولوی مکی چٹاری دیوبندی نے ناموں رسالہ جیسے اہم مسئلہ پر تشادیاتی اور جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی	49
15	مولوی طارق جمیل دیوبندی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی انگشتی پر قویہ نہیں کی، لیکن میڈیا کے خلاف بیان دے کر میڈیا کے لوگوں سے معافی مانگ لی، جو کہ مقامِ عبرت ہے: حمزہ احسانی دیوبندی (مدیر مجلہ صفحہ لاہور)	52
16	مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو کسی نبی کے شایانِ شان نہیں۔ مولوی ابوسفیر خیر الامین قاسمی (مردان)	55
17	حضرت یوسف علیہ السلام کی انگشتی کرنے پر دیوبندی مسلک کے ”ماہنامہ غزالی، پشاور“ میں مولوی طارق جمیل کا رد: ”	56
18	مفتی عبدالباقی اخوندزادہ دیوبندی کی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی انگشتی کرنے پر مولوی طارق جمیل کا رد: ”	59

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فانعو ذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بے شمار نبی اور رسول بھیجے۔ ان کی تعداد وہی جانتا ہے کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں لہذا یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے ان پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت کرنا اور ہر صورت ان کی تعظیم و توقیر فرض ہے ان کے بارے میں ایسا لفظ بولنا یا ایسا کام کرنا جس سے ان کی تعظیم و توقیر میں کمی ہو جائے نہیں ہے۔ حضرت انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی کوئی سی بے حرمتی اور گستاخی دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں لہذا انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں جب بھی کوئی بات کہی جائے تو اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے خاص کر مبلغین و مقررین کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث و واقعات اور انبیاء کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے ایسا انداز ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں جس سے ان کی شان میں بے ادبی کا تصور قائم ہوتا ہو۔ چند سالوں قبل برطانیہ کے ایک اردو جرنل پروڈیو بند اور تبلیغی جماعت کے مکتبہ فکر کے مشہور مبلغ مولوی طارق جمیل دیوبندی خطاب کر رہے تھے جس میں موصوف نے دوران خطاب اللہ کے علیل القدر نبی حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسی زبان و استعمال کی جس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی صریح توجہ اور گستاخی ہوئی۔ موصوف کے الفاظ ملاحظہ کیجئے، کہتا ہے: یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے ظلم کی وجہ

سے چالیس سال ان کو در بدر ہوتا چڑا گھر سے جدا رہے، پھر تہمت لگی نہ لینا نے تہمت لگائی پھر وہ جب عورتوں میں بھی بات پھیل گئی کہ مجرم تو یوسف نہیں، مجرم تو زینحہ ہے تو (عزیز مصر کی بیوی کی) تصویر بدنامی ہونے لگی تو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گود سے پر ہٹا چڑھ کر کے پورے شہر میں چکر لگوا دیا اور پیچھے اعلان کروایا کہ بعد از اربعین ارواح مسیدہ سوئے جو اپنے آقا سے بُرائی کرے اس کی یہ جزا ہے۔

اس گستاخانہ اور توہین آمیز تقریر کے سبب متعدد دیوبندی علماء نے مولوی طارق جمیل کا رد کیا اور اسے قادیانی حضرت یوسف کا مرتکب قرار دے کر قادیانہ اور معافی نامہ کا مطالبہ کیا۔ علماء دیوبند کی طرف سے مولوی طارق جمیل کی مذکورہ گستاخی پر جو رد عمل آیا اسے ایک رسالہ بنام کی صورت میں مولانا میثم عباس رضوی حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔ جسے جمعیت اشاعت اہل سنت اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 289 پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدرے طفیل اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوبکر بن مفتی محمد کاشف لطاری المدنی

دارالافتاء دار جمعیت اشاعت اہل سنت (کراچی) پاکستان

عرض مؤلف

”دیوبندی فرقہ“ کی تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے مشہور مقرر مولوی طارق جمیل اپنی تقاریر کے ذریعے لوگوں کا ایمان خراب کرنے کا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں، ان کے اقوال و افعال پر دوسروں کے علاوہ خود دیوبندی علمائے بھی شدید تنقید کی ہے، تفصیل ملاحظہ کریں۔

ڈاکٹر خالد محمود ماچھسٹروی دیوبندی مولوی طارق جمیل دیوبندی سے بہت رنجیدہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے اپنی مسجد میں اُن کی تقریر نہیں ہونے دی، اور این انیس مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی دیوبندی کو اُن کا تحریری رد کرنے کا کہا:

ڈاکٹر خالد محمود ماچھسٹروی کے اِس جہان سے اُس جہانی ہونے پر این انیس مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی دیوبندی (جامعہ علمیہ اسلامیہ لیصل آباد، پاکستان) نے اُن کے متعلق اپنی یادداشتوں پر مشتمل تحریر میں لکھا ہے:

”کچھ عرصہ قبل حضرت علامہ صاحب سے ایک ملمع ساز قصہ گو واعظ کے متعلق بات ہوئی، جو کہ دیوبندیت اور تبلیغی جماعت کی آڑ میں ہمارے مسلک کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ صاحب بہت رنجیدہ تھے فرمایا کہ: ایک دفعہ میرے پاس ان واعظ صاحب کے چاہنے والے آئے، اور تقاضا کیا کہ واعظ موصوف کا بیان میں اپنی مسجد میں کراؤں، میں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ واعظ موصوف ایسا اوجھان بیان فرماتے ہیں جو کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا تو عوام الناس کی سمجھ میں کیا آئے گا؟ میں نے عرض کیا کہ پہلے جب عوام الناس مُتَحَقِّقین صحابہ کے بیانات سننے تھے تو ہمیں آکر پوچھا کرتے تھے کہ صحابہ مسلمان ہیں

یا کافر؟ مگر جب سے پاکستان میں تحریک مدح صحابہ اور دفاع صحابہ چلی ہے تو اب عوام ملتاس پوچھے لگے ہیں کہ محققین صحابہ مسلمان ہیں یا کافر؟ مگر یہ ملمع ساز قصہ گوۃ اعظم اس تحریک کے اثرات کو نفل کرنے کے لیے اسے جاہل خطیبوں کی خیانت کا نام دے کر اب محققین صحابہ کے ایمان کا ہنڈا ہاتھ میں لیے لیے دنیا میں گھوم رہے ہیں، اس پر حضرت علامہ صاحب نے مجھے فرمایا کہ تم اپنے قلم کے ذریعہ ان کی گرفت کرو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے یہ کام شروع کر دیا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر خالد محمود ماچھڑوی، مولوی طارق جمیل سے بہت رنجیدہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے ایک شخص کے اصرار کے باوجود اپنی مسجد میں ان کی تقریر نہیں ہونے دی، اور مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی کو کہا کہ مولوی طارق جمیل کا تحریری رد کریں۔ (جس کے بعد انہوں نے مولوی طارق جمیل کے رد میں ”ایک ملمع ساز قصہ گوۃ اعظم“ کے نام سے طویل مقالہ لکھا، جو قسط وار ”ماہنامہ مذہب فیصل آباد“ میں شائع ہوا، اس مقالہ کے اقتباسات آپ اس کتاب میں ملاحظہ کریں گے)۔

”جلد صفر، لاہور“ کی جانب سے منقولہ بالا اقتباس میں مذکور الفاظ ”ایک ملمع ساز قصہ گوۃ اعظم“ کے تحت حاشیہ میں لکھا ہے:

”مولانا طارق جمیل، جو فتنہ وحدت اویان کا شکار ہیں، اور کٹ روافض میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ (اولہ)۔“

(جلد صفر، لاہور، علامہ ڈاکٹر خالد محمود نمبر۔ جلد اول، باب ۱۰، رسالہ ”وجہائے کفر“ خراج حسین، صفحہ ۹۲)

مولوی طارق جمیل، مسلک دیوبند کے بخیے اُدھیڑ رہے ہیں، اور ان کا بر کی تشریحات کو کوڑے عدان میں پھینک رہے ہیں: انہیں مولوی حبیب

الرحمن لدھی نومی دیوبندی

جس نے انیس مولوی حبیب الرحمن لدھی نومی نے ڈاکٹر خالد محمود کے حکم پر لکھے گئے سچے مقالہ ”ایک مفتح ساز قصہ گو اعظم“ میں مولوی طارق جمیل کے حعلق لکھا ہے

”کیا میں اپنے مسلک کو ایک ایسے مفتح ساز قصہ گو اعظم کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں جو کہ اس کی جڑیں کاٹ رہا ہے ہمارے مسلک کے نیچے اوجھڑ رہا ہے ہمارے اکابرین کی صدیوں کی گئی تحقیقات و تحریکات کو اٹھ کر کوڑے دان میں پھینک رہا ہے اور مردوں و عورتوں کے قلوب و جماعات میں قصہ گوئی کرنے کے ساتھ ساتھ رنڈیوں، طوائفوں، ڈاکوؤں اور ایکٹروں کو بٹا بٹا کر ان کے فخر مٹ میں بیٹھ کر اپنے چھوڑ پین کا مظاہرہ کرتا ہے جب کہ جس جماعت کو اپنے گھٹا ڈننے عزائم کی تکمیل کے لیے استعمال کر رہا ہے اس جماعت نے عورتوں میں اوصاحی کام کے لیے باقاعدہ عورتوں کی کاشعہ قائم کیا ہوا ہے تو پھر زموائے نہ نہ عورتوں کو اپنی بھٹی میں بٹھا کر وہ کون سی سنت دوا کر رہا ہے؟“

(”ایک مفتح ساز قصہ گو اعظم“ اک نیا نثری نقطہ، ارشور، ہمارے مکتبہ الفضل آباد، بہت

ربیع الاول ۱۴۳۱ھ / نومبر ۲۰۱۹ء، صفحہ ۳۰)

مولوی طارق جمیل کے ہم مسلک دیوبندی علماء نے بھی اقرار کیا ہے کہ وہ جی تقاریر میں اللہ کریم جل شانہ، انبیاء کے کرام علیہم السلام، اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کر چکے ہیں، ان کے عقائد و نظریات کے رد میں دیوبندی علماء کی جانب سے درج ذیل کتابیں لکھی گئی ہیں۔

(۱)۔ ”کلمۃ الہادی“ مؤلف مفتی محمد عیسیٰ خان دیوبندی (سابق مفتی مدرسہ

نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ)۔ ناشر: ”مکتبۃ المصطفیٰ، جامعہ فلاح العلوم، نوشہرہ

سانی، گویز انوالہ۔ حسب الحکم مولوی سرفراز خان صفدر لکھنوی دیوبندی۔

(۲)۔ ”رُبَّ سَلَامَةٍ لِّلْجَنَّةِ لَمْ يَمْلِكِ لَهَا شَيْءٌ يَنْفَعُهَا“ مفتی ”بنیادی غلطیاں“۔
مؤلف (ڈاکٹر خدیم محمد شمس الدین) کے معتمد سائنسی (حافظ محمد اقبال رگونی دیوبندی
(مطبوعہ ادارہ اشاعت الاسلام، ماچسٹر)۔

(۳)۔ ”مولانا طارق جمیل صاحب کی بے اعتدالیاں اور اُن کا جواب“۔

مؤلف ڈاکٹر مفتی عبدالواحد دیوبندی (سابق مفتی جامعہ نعیمیہ لاہور)

(۴)۔ ”حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ اور مولانا طارق جمیل صاحب“۔

مؤلف مولوی عبدالحق خان بشیر دیوبندی (ابن مولوی سرفراز خان صفدر لکھنوی)۔

(۵)۔ ”القول الجلیل فی تفسیر طاریق جمیل“

(مولوی منظور مینگل دیوبندی کا بیان آپ آئندہ صفحات میں مدحہ کر رہے

ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ مولوی طارق جمیل کے خلاف ایک دیوبندی

عام نے ”القول الجلیل فی تفسیر طاریق جمیل“ کے نام سے کتاب لکھی

ہے)۔

دیوبندی مسلک کے رسائل:

(۱) ”ماہنامہ حق چار دیواری لاہور“۔

(۲) ”مجلہ صفدر لاہور“۔

(۳) ”ماہنامہ پیہ فیصل آباد“ (نومبر ۲۰۱۹ء تا اپریل ۲۰۲۱ء)۔

(۴) اور ”ماہنامہ غفران، پشاور“ میں بھی مولوی طارق جمیل کے رد میں مضامین شائع ہو چکے

ہیں۔

مفتی سعید احمد پال پوری (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)۔ دیوبندی فرقہ

کے مفتی اعظم مفتی زرعہ خان (سابق پرنسپل جامعہ احسن العلوم، کراچی)۔ مولوی

منظور مینگل دیوبندی (جامعہ صدیقیہ، کراچی) اور مفتی سعید خان دیوبندی (خلیفہ

مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی (سمیت صحفہ دیوبندی علماء اپنے بیانات میں مولوی طارق جمیل کا رد کر چکے ہیں۔ مفتی زروں خان دیوبندی نے اپنے بیانات میں مولوی طارق جمیل کو ”اؤمد الرتادقہ“ یعنی ”رتادقہ کا سرخیل“ ”مسد اب“ اور ”حدیثیں گھڑنے والا“ قرار دیا ہے، یک بیان میں مفتی زروں خان نے یہاں تک کہا ہے کہ مولوی طارق جمیل دیوبندی اور مفتی طارق مسعود دیوبندی (کرچی) ایک گٹر کی دولائیں ہیں۔ مفتی سعید خان دیوبندی نے بھی اپنے ایک بیان میں مولوی طارق جمیل کو ”گھڑتہ جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والا“ کہا ہے۔ اختصار مائع ہے، مگر۔ گرو دیوبندی علماء کی جانب سے مولوی طارق جمیل پر کی گئی تنقیدات کو یہاں بیان کرنا شروع کروں تو بات طویل ہو جائے گی۔

مولوی طارق جمیل نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے: ابن امیہ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی دیوبندی

ابن امیہ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے کہ مولوی طارق جمیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے، انتباس دلیل میں ملاحظہ کریں۔

”یہ شخص اچھائی شاعر ہے، یہ لوگوں کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور فضائل بیان کر کے اسی کے اندر شہتہ ہر پلاتا ہے، اس نے اپنے اس بیان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ الفاظ منسوب کر کے کہ ”میں اپنی بیوی سے رب کے چلوں سے مجھے زیادہ پسند ہے“ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ گویا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی اپنی بیویوں سے ربؐ کو زیادہ پسند کیا اور اپنے ربؐ کی فراموشی کی بجائے اپنی ازواج مطہرات کی فراموشی کی، حالانکہ قرآن

پاک میں ازواج کی طرف سے تھوڑے سے دباؤ پر بھی ان کی تخت مرزلیش کی
ہے۔

(۱) ایک متبع سناؤ کہ گویا عطا الحق جیل اک "یا فتنہ" نقطہ ۸، مشورہ، ماہنامہ حلیہ، لیس

پابندیت دو القعدة ۱۴۳۶ھ جولائی ۲۰۱۵ء، صفحہ ۸،

ضروری نوٹ: اس کتاب میں دیوبندی کتب سے نقل کردہ اقتباسات
میں جہاں جہاں **تبیہ علیہم السلام** کے ناموں کے ساتھ "یا صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین" کے ناموں کے ساتھ "یا کسی مسمان
بزرگ، یا کسی دیوبندی عالم کے نام کے ساتھ "یا" لکھا ہے۔ وہ اصل میں بھی ایسے
ہی ہے۔ نیز اس کتاب میں جس بیانات کو تحریری صورت میں نقل کیا گیا ہے، ان کے
متعلق پنی پوری کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ میں فرق نہ ہو، نیز جن بیانات کے ساتھ
کوئی حوالہ درج نہیں، وہ پوشوب جیل Deobandi Mazhab پر ملاحظہ
کر سکتے ہیں۔

یہ تم عباس قادری رضوی

لاہور، پاکستان

مولوی طارق جمیل دیوبندی کی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی
شان میں شدید گستاخی:

کچھ عرصہ قبل دیوبندی جماعت کے مشہور مبلغ مولوی طارق جمیل نے اپنے
ایک بیان میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا:
”تہمت لگی، ریختا ہے تہمت لگائی اور پھر جب وہ عورتوں میں بھی بات پھیل گئی کہ
محرم تو یوسف نہیں، محرم تو زینب ہے، تو (عزیز مصر کی بیوی کی) تھوڑی بدنامی
ہونے لگی، تو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گدھے پر بٹھا کے منہ
کالا کر کے پورے شہر میں چکر لگوانا، اور پیچھا اعلان کروایا کہ ہٹنا جبراء من
لواذہ سبکھ الشوء۔ چھاپنے آقا سے برائی کرے اُس کی یہ جڑ ہے۔“

اس گستاخانہ بیان کی وجہ سے متعدد دیوبندی علماء نے مولوی طارق جمیل
دیوبندی کا رد کیا ہے، اور ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کا
مُرکب قرار دیا ہے، تفصیل دیکھ کریں۔

مولوی طارق جمیل کی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی
شان میں کی جانے والی گستاخی پر دیوبندی فرقہ کے مفتی
اعظم، زرولی خان کی تنقید:

(۱) مفتی زرولی خان دیوبندی نے ایک بیان میں مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت
یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی اس گستاخی کا رد کرتے ہوئے کہا ہے
”آپ پاک ہیں؟ آپ یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کا منہ
کالا کیا، گدھے پر بٹھایا، اس سے کیا پروپیگنڈہ، اُمت کو یہ پیغام دینا چاہیے
ہیں آپ؟“

حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے معذوریہ کے
 علمائے مولوی طارق جمیل کو کافر کہا ہے، مولوی طارق جمیل کو چاہیے کہ اس
 پر معافی مانگے، مولوی منظور میمنگل دیوبندی

(۲) مولوی منظور میمنگل دیوبندی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرنے
 پر مولوی طارق جمیل کا رد کرتے ہوئے کہا ہے

”دین کی کوئی مخالفت کرے گا، اللہ کی قسم! چھوڑیں گے نہیں اُس کو۔ آپ کو اس پر تو
 جوش آیا، آپ کو اس پر کیوں جوش نہیں آیا؟ مولانا طارق جمیل ہمارے سر کے
 تاج تھے، اب شاید نہیں رہے۔ یاد رکھو! میں نے جتن اس کو سپورٹ کیا، وہ ایک
 خطیب ہے، وہ ایک خطیب ہے، وہ کوئی متقدم عالم نہیں ہے، وہ خطیب ہے
 صرف، اور غیر متقدمین نے دوسرے لوگوں نے ”ج پتہ کرو اس سے، اس کی
 جتنی مخالفت کی، یہ نہ پیا رہا، اور فرق باطلہ کو اس کی طرف سے حُد کی قسم میں
 نے جواب دیا، میں نے جواب دیا، ”تبلیغی جماعت“، ”تبلیغی جماعت“ مولانا
 طارق جمیل کی نہیں ہے، مولانا خورشید کی بھی نہیں ہے، نذر الرحمن کی بھی نہیں
 ہے یہ علمائے دیوبند کی جماعت ہے۔ خیر میں آپ سے عرض کر رہا تھا
 مولانا سے ہمارا اختلاف رہا ہے، مولانا ہمارا قیمتی ساتھی تھا، لیکن تموڑا اس اعلان
 کر دے کہ جیسے یوسف علیہ السلام کے بارے میں نے پھر بھی ہاتھ ہلکا
 رکھا، مولانا کے خلاف کتابیں لکھی گئیں، ”القول الجلیل“ ہی کھڑے طارق
 جمیل ”سُن لیں! ”القول الجلیل“ میں نے اس پر دستخط نہیں کیا، میں
 نے خود مولانا کو کہا تو بہ کر لے، شاید اللہ توبہ کی توفیق دے، مذاق مذاق
 میں، ہمارے بہت اچھے دوست ہیں۔ ”تَحْلِیْقَةُ الْهَادِیِّ إِلَى سُرُورِ
 السَّبِيلِ“ کتابیں لکھی گئیں مولانا کے خلاف، آپ کو مظلوم ہوگا، آپ میں سے

مسلمانوں میں سے کسی نے یہ کیوں نہیں کہا جب انہوں نے پوری نسبت مُسلمہ کے خلاف کہا۔

”یوسف علیہ السلام کا منکلا کر کے گدھے پر بٹھایا گیا تھا۔“

خدا کی قسم اسوائے یہودیوں کی روایت کے اس کا نام ہی نہیں ہے، آج معافی کیوں نہیں مانگتا؟ آج معافی مانگے، میں پوری دُئی کے سامنے اس کے پاؤں پئے جا کر کے پڑوں گا، ورنہ بریوی سے پتہ کر لے، جماعت اسلامی سے پتہ کرے، الحمد للہ سے پتہ کرے، دیوبندیوں سے پتہ کرے، جمیشی اکابرین سے معلوم کرے، کس مسلمان نے لکھا ہے؟ یہودیوں کی ایک روایت تھی، میں نے حضرت کو یہاں بھی لکھ کر کے دیا، میں، کئی دفعہ اس کو سمجھا کہ اللہ کے لیے کچی کچی ہاتھ نہیں نہ کرو، قرآن بھی دیکھا کرو، اور حدیث دیکھا کرو۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کچی ہاتھ بیان کرنا، مولانا ہمارے سر کے تاج تھے، انسان سے غلط ہو جاتی ہے، معافی مانگے یوسف علیہ السلام سے، معافی مانگے۔ اور نہیں تو پھر آپ مجھ سے ملے نہ کریں، میں اپنے رب کو راضی کر سکتا ہوں، آپ کو ناراض کر سکتا ہوں، یہ (گستاخانہ بیون) میٹ پر موجود ہے یہ لاکھوں انسانوں نے (ایک) پھر بھی سعودیہ کے علماء نے کافر قرار دیا، میں نے کافر نہیں کہا، آپ سعودیہ کے علماء کا (فتویٰ) بالکل موجود ہے، انہوں نے کافر تک بھی قرار دیا کہ یوسف علیہ السلام کی توحین کیوں کی اس طرح۔ اس بے خطیبوں کا مسئلہ لگ ہوتا ہے۔“

حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی کے ناکام دفاع پر مشتمل موبوی طارق جمیل دیوبندی اور مفتی طارق مسعود دیوبندی کے

بیانات کا مولوی منظور میمنگل دیوبندی کی جانب سے رد۔

(۳) مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی کے متعلق اپنی طرف سے جو صفائی پیش کی ہے، اور ان کے وکیل صفائی، مفتی طارق مسعود دیوبندی (جامعۃ الرشید، کراچی) نے اس گستاخی کا جو دفاع کیا ہے، اُس کے جواب میں مولوی منظور میمنگل نے ایک بیان میں تفصیل طور پر ان دونوں کا رد کیا ہے۔ یہ بیان یوٹیوب چینل ”Saad Nashriyat“ پر ۲۳ دسمبر ۲۰۱۹ء کو اپ لوڈ کیا گیا جس کا عنوان ہے:

Challenge of Mufti Tariq Masood, Reality Tariq

Jamil By Molana Manzoor Mengal

”طارق مسعود کو چیلنج“

اب ذیل میں یہ بیان نقل کیا جا رہا ہے

”ناظرین کرم! چند مہینے پہلے کی بات ہے کہ برادرِ مکرم، حضرت اقدس مولانا طارق جمیل دامت برکاتہم العالیہ، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بددردی، سبکدوشی اور آپ کی مظلومیت کو بیان فرما رہے تھے، اور اُس میں حضرت اقدس نے کوئی قصہ یہ بھی بیان فرمایا کہ ”اہل مصر نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گدھے پر سوار کر کے، آپ کا منہ کاڑھتی کیا، اور پورے بازار میں یہ صدا لگائی اور آوردی کہ جو اپنے آقا کی تافرمانی کرے، اپنی سیدہ کی تافرمانی کرے، اُس کی یہی مر ہے۔“

یقیناً مولانا ایک عالم دین ہیں، اور ایک بہترین مبلغ ہیں، اور کمالات کے حامل ہیں،
 اوصاف کے حامل ہیں (۱) لیکن ان تمام باتوں کے باوجود روایت ایسی تھی
 جس کی کوئی بنیاد نہیں تھی، حضرت نے جہاں سے نقل فرمایا تھا، وہیں اُس کی
 تردید خود، خود موجود ہے۔ حضرت اقدس نے پتہ نہیں پوری روایت پڑھی
 نہیں، اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہمیں
 مولانا محبوب ہے، مولانا ہمارے عزیز ہیں، لیکن مولانا کے مقابلے میں خدا ہر ہے
 کھمبے جیسے اور کروڑوں مولانا جیسے انسانوں کو یوسف علیہ السلام
 والسلام بلکہ کسی بھی کی کے فعل پر قربان کیا جا سکتا ہے، اس کے جوتے
 پر قربان کیا جا سکتا ہے، کسی صحابی اور کسی دی اور کسی بزرگ کے خاک پا تک ہم
 نہیں پہنچ سکتے۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہماری ذمہ داری تھی سب سے پہلے
 میں نے جسے میں اس واقعے کی تردید کر دی۔ یقیناً مولانا حضرت یوسف علیہ
 السلام والسلام کی توہین تو نہیں کر رہا وہ ایک توہین و نقل کر رہا ہے

(۱) مولوی طارق جمیل کے رد میں مولوی منظور میمنگل نے پنے پنے بیان میں (جو آپ پیچھے صفحات
 میں ملاحظہ کرتے ہیں) کہا تھا،

”اوپر خطیب ہے، وہ آپ خطیب ہے، وہ کوئی مستند عالم نہیں ہے، وہ خطیب ہے صرف۔“

لیکن یہاں (مولوی منظور میمنگل نے) اپنے پہلے بیان کے برعکس مولوی طارق جمیل کے
 بارے میں کہا ہے،

”مولانا ایک عالم دین ہیں، اور ایک بہترین مبلغ ہیں، اور کمالات کے حامل ہیں، اوصاف کے حامل
 ہیں۔“

مولوی منظور میمنگل نے ایک اور بیان میں (جو آپ گلے صفحات میں ملاحظہ کریں گے) مولوی

طارق جمیل کے بارے میں کہا ہے،

”ہمارے ایک بہت بڑے عالم۔“ (پیشہ کاوری)

داری بنتی ہے کہ دگ مولانا سے معلوم کر لیں۔ جاتے جاتے حضرت نے کئی مہینوں کے بعد ”تفسیر قرطبی“ دکھائی کہ ”تفسیر قرطبی“ کے اندر یہ حوالہ موجود ہے اور ”تفسیر کبیر“ کے اندر بھی موجود ہے۔ اور ”تفسیر قرطبی“ کا وہ نسخہ آپ نے میں بک پہ نوکس کو دکھایا بھی، میڈیا کو دکھایا بھی، کہ میرے ساتھ ظلم ہو ہے، یہ ”تفسیر قرطبی“ نے لکھا ہے۔ ہمیں میڈیا پہ آنے کی ضرورت بھی نہیں، ورنہ یہ کسی طرح مناسب بھی نہیں، لیکن بس اسوس یہی ہے کہ حضرت قدس کو میڈیا پہ آنے کا شاید زیادہ شوق ہے، ورنہ آپ نے میڈیا پر پوری محبت مسلمہ میں بلکہ دشمنوں کے ہاتھ میں بھی اس قسم کے واقعات رے رے دے، اس لیے میڈیا کے ذریعے سے آپ کی تردید کی جارہی ہے۔ میں روایت کی عبارت پڑھوں گا، اور اس کے بعد اس پر جو حاشیہ لکھا ہوا ہے وہ حاشیہ بھی آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ ہمارے خود فیصلہ فرمائیں، میں مولانا کے بارے میں خدا جانے کہ ”کاذب“ کا لفظ ہوں بھی نہیں سکتا۔ لیکن آپ خود فیصلہ فرمائیں۔

(وَدَخَلَ مَعَهُ السَّجَنُ فَیَا نَ) ”فیان“ تفسیر فیہ ہو ہو میں ذوات الیاء یقولون لهم: القتل شاذ، قال وهب وغيره: حمل یوسف الی السجن مقبلاً علی حمایہ وطیف به ”هذا جزاء من نعصى سئلته“ وهو یقول: هذا أیمر من مقطعات التیران یوسرا بیل القطران یوشراب الحمیم یو اکل الزقوم، فلما انتهى یوسف الی السجن وجده لیه لوماً قد انقطع رجاءهم بواشئہ بالارهم، فجعل یقول لهم: اصبروا وأبشروا تزجروا، فقالوا له: یا قتی! ما أحسن حدیثک! لقد نبورک لنا فی جوارک، من انت یا قتی؟ قال: أنا یوسف بن صلی اللہ یعقوب، ابن دبیح اللہ اسحاق ابن

خلیل اللہ ابراہیم۔

یہ روایت یہاں پہنچے ہوئے آگے ایک صحیح روایت ہے ابن عباس کے حوالے سے،
 ”وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا قَالَتِ الْمَرْأَةُ لِرُوحِهَا إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ الْعِبْرَانِيَّ قَدْ
 فَضَحَنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تَسْجُنَهُ فَمَسْجُنُهُ فِي السَّجْنِ فَكَانَ يُعْرَى فِيهِ
 الْخَزِيرِيسُ وَيُعَوِّذُ فِيهِ الْمَرِيضُ وَيُتَدَاوَى فِيهِ الْجَرَبُحُ وَيُصَلِّيُ اللَّيْلَ
 كُلَّهُ وَيَكِي حَتَّى تَكِي مَعَهُ جُنْدُ الْبُيُوتِ وَسَقَمُهَا وَالْأَبْوَابُ وَطَهَرَ
 بِهِ السَّجْنَ وَاسْتَأْنَسَ بِهِ أَهْلُ السَّجْنِ فَكَانَ إِذَا أُخْرِجَ الرَّجُلُ مِنَ
 السَّجْنِ رَجَعَ حَتَّى يَجْلِسَ فِي السَّجْنِ مَعَ يَوْسُفَ وَأُخْتِهِ صَاحِبِ
 السَّجْنِ فَرُوحَ عَلَيْهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ يَا يَوْسُفُ! لَقَدْ أُخِينِكَ حَيَّا لَمْ
 أَحِبْ شَيْئًا حَتَّى فَقَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حُبِّكَ بَالِي آخِرًا“

یہ دوسری روایت جو کسی طرح صحیح تھی حضرت نے اس کو ہاتھ لگایا بھی نہیں پہلی
 جو روایت وہب کے حوالے سے ”قَالَ وَهْبٌ وَغَيْرُهُ“ بالکل ایک
 منقطع روایت ہے، اور بالکل بے سند روایت ہے، اور دوسری بات اس
 میں بنیادی مُت مُسند کو یہ معصوم ہوسلمانوں کو کہہ سب تک پوری دنیا میں
 جو لڑائی ہے، مذہب کا جو تشرف ہے وہ یہی ہے، یہ وہ حضرت رسول
 پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کے منکر ہیں اور حضرت اقدس
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کوئی مانتے کے یہ تیار نہیں، چونکہ آپ
 فرماتے ہیں

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

”میں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعاؤں کا پیچہ ہوں۔“

حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے جو دعا فرمائی

رَبِّ ارْزُقْهُمْ رِزْقًا مِنْهُمْ يَتَنَوَّلُوْنَ عَلَيْهِمْ اِيَّاكَ زَعْلَمُهُمُ الْكُفَّ

وَالْحِكْمَةُ وَبُرْهَانُهُمْ أَنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

اس دعا کی لاج رکھتے ہوئے اللہ پاک نے مجھے دنیا میں سچوتہ فرمایا، یہود کا نظریہ یہ ہے اور یہود اس پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ نبوت صرف حضرت اسرائیل حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوراد میں مختصر رہی، اور ان کا کہنا یہ ہے کہ ہم اسرائیلی ہم یعقوبی اسرائیلی، اور اسحاق ابراہیمی ہیں، حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کا بیٹا ماننے میں، نبی ماننے میں، اور حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبیح اللہ، یہودی کہتے ہیں، جبکہ قرآن پاک سے واضح طور پر ثابت ہے، محققین کا اس پر اتفاق ہے محققین کا کہ ”ذبیح اللہ“ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، لیکن یہ یہود بتا رہی ہے یہی کہہ رہے ہیں، اب آپ اس روایت کو دیکھ لیں، جس میں یہ ہے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام جب جیل میں گئے تو جیل میں جو لوگ موجود تھے قیدی، انہوں نے کہا کہ

”يا قسى اما احسن حديثك القدر بورك لنا في جوارك، في انت يا

قسي؟ قال انا يوسف ابن صفى الله يعقوب“

”میں صفی اللہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا ہوں، اور یعقوب علیہ

الصلوٰۃ والسلام ذبیح اللہ ابن ذبیح اللہ اسحق“۔

اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبیح اللہ، کہہ رہا ہے، یہ ایسی یہودیت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرت اسماعیل کی اوراد میں سے ہیں، اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوراد میں سے ہیں، اس لیے ایک متقی ایک مسلمان اس وقت اس کو یہ کہنے کی اجازت نہیں ہے کہ میں محمدی اسماعیلی، ہم محمدی اسماعیلی ابراہیمی ہیں، اس کی اجازت نہیں

ہے اسماعیل علیہ السلام چونکہ نبی ہی نہیں ہیں، اور ان کی نبوت کا وہ انکار کرتے ہیں، اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت حاجرہ کے بیٹے ہیں، اور حضرت حاجرہ کو وہ لوٹری سمجھتے ہیں، برعکاس حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام، جن کی اولاد میں سے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا حضرت یوسف صاب بتا رہا ہے کہ آپ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے، یعقوب ”ذبیح اللہ“ حضرت اسحاق کے بیٹے ہیں، اس لیے ”ذبیح اللہ“ وہ حضرت اسحاق ہی کو قرار دے رہے ہیں۔ اب ایک تو مسئلہ خود روایت کے اندر یہ موجود ہے کہ ”ذبیح اللہ“ اسحاق کو کہا جا رہا ہے، اور طے شدہ ہے کہ حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ ”ذبیح اللہ“ نہیں ہیں، بلکہ ”ذبیح اللہ“ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ یہ اس یہودیت کی پرچار اور یہودیت کا یہ طمانچہ یہ ہمارے منہ پر روایت کے اندر بھی گئی ہوئی ہے، انہوں نے ہمارے منہ پر رسید کر دیا ہے، لیکن مولانا کو خدا جانے اس کی تبلیغ کس بنیاد پر ہو رہی ہے یہودیت کی اس سازش کا بھی ان کو علم نہیں ہے، دوسرا پھر اس پر لکھا ہوا ہے

”هذا دليل الوضوح لأن الذبيح قطعاً اسماعيل عليه الصلوٰۃ والسلام“
 ”یہ من گھڑت روایت ہے، اور یہ من گھڑت ہونے کی واضح دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسحاق کو کہا جا رہا ہے، حالانکہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔“

یا نقل لکھا ہوا ہے، بہت ہی مجھے افسوس رہے گا، بہت ہی افسوس رہے گا کہ مولانا وہ سطحی تو دکھا رہا ہے لیکن یہ حاشیہ نہیں دکھا رہا، اب تو شاید وہ یہ بھی

کہہ دے کہ یہ حاشیہ میری کتاب کے اندر موجود نہیں ہے۔ میرے پاس جو اس وقت موجود ہے "دار احیاء التراث العربی، بیروت" یہ "تفسیر قرطبی" ہے جس کا آپ حوالہ دے رہے ہیں، یہ جلد نمبر ۹ ہے۔ دوسرے حوالے جس کی طرف حضرت شارہ فرما رہے ہیں کہ امام رزی رحمۃ اللہ علیہ نے "تفسیر کبیر" میں لکھا ہے وہ سب تک یا نہیں سامنے، جب وہ آئے گا تو پھر۔ لیکن گزارش یہ ہے کہ "تفسیر کبیر" کی سہی حثیت سوچنے کے بعد پھر مولانا وہ حوالہ پیش فرمائیں۔

یہاں تک بات ہوگئی مولانا کی کہ روایت کے اندر واضح طور پر یہ روایت کی پرچار اور اشاعت بالکل موجود ہے، درہم روایت کی تعریضات اور شارح موجود ہیں، اور حاشیہ پہ لکھا ہو بھی ہے، بحیثیت یک عام مسلمان بھی اس قسم کی یہ کہ من گھڑت بات بیاں کر بھی نہیں سکتا، اور ایسے اس طرف جھوٹ نہیں ہوسکتا خدا جانے کہ مولانا کو کس طرح جرأت ہو رہی ہے، بات بالکل واضح سی تھی، مولانا یہ فرمادیتے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، اب مولانا نے بتا تو دیا کہ "گدھے" کا لفظ میں نے کہا، میری طرف سے اضافہ ہو گیا ہے، میری طرف سے غلطی ہوگئی، "گدھے" کا لفظ بھی اضافہ ہو بھی جھوٹ ہے، یہ پورا کا پورا قصہ بھی جھوٹ ہے، پورا کا پورا قصہ بھی سوار پھر جب بھی "حمار" پر جب بھی کسی نے اگر سواری کی بھی ہے اس کا ترجمہ کوئی محدث گدھے سے کرتا بھی نہیں ہے، اس کا ترجمہ "دراڑ گوش" سے کرتے ہیں، ادب کا یہاں تک مقام ہے۔ یہ ایک اضافہ نہیں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قصہ اقل

إِنَّ الدِّينَ حِمَارٌ وَإِلَّا فَكَبْ غَضَبُهُ مِنْكُمْ۔

حدیث کی مستند کتابوں میں "بخاری"، "مسلم"، کتابوں میں موجود ہے، وراس

تھے میں بھی مولانا جب کوئی بھی ٹیوٹ ”زنا“ کا لفظ استعمال نہیں کرتا، لیکن ریکارڈ پہ موجود ہے مولانا بالکل ظالمانہ انداز میں، ٹیوٹ اچانک دس ہے یا پتھر ہے، اور کہاں حضرت عائشہ کو اور اس کی عظمت کو کسی طرح نظر انداز کیا، کھیل کر کے فرماتے ہیں کہ ”عائشہ پر ”زنا“ کا الزام لگا، عائشہ پر زنا کا الزام لگا۔“

کسی بھی ٹیوٹ نے کسی مفسر نے ”زنا“ کا لفظ استعمال نہیں کیا، مولانا کے روز میں کتابیں لکھی گئیں، مولانا کو اللہ کا واسطہ دیا گیا کہ خدا کے لیے جو کچھ احادیث صحیحہ میں موجود ہے، صحیح تفسیروں میں موجود ہے، اسی پر کتفا فرمائیں۔ لیکن مولانا کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے ”بخاری“، ”مسلم“ کو چھوڑ کر، احادیث صحیحہ مشہورہ کو چھوڑ کر کے ”غریب الاحادیث“ سے تقریریں ان کی بھری رتی میں ”غریب الاحادیث“ سے، ٹیوٹ میں ”غریب الاحادیث“ سے منع بھی فرماتے ہیں، مولانا سے ایک غلطی ہوگی، سیدھے سادھے الفاظ میں حضرت محدث فرماتے۔

حضرت ہمارے سر کے تابع تھے، اور ہیں (۳) لیکن یہ کہ اس قسم کے یہ واقعات من گھڑت اور تراغات اگر بیان فرمائیں گے، اللہ جانتا ہے مٹی کے مقابلے میں شاید آپ کا سک نہ چھے۔ اس طرح یہ ہے کہ غیب پر بھی آپ کا حملہ ہوگا، میں (۳) مولوی طارق جمیل کے رو میں مولوی منظور میگل سے اپنے پسے بیان میں (جو آپ بکچھے صفحات میں مدح کرتے ہیں) کہتا تھا

”مولانا طارق جمیل ہمارے سر کے تابع تھے، آپ شاید نہیں رہے۔“
لیکن یہاں (مولوی منظور میگل نے) اپنے پہلے بیان کے برعکس مولوی طارق جمیل کے بارے میں کہا ہے۔

”حضرت ہمارے سر کے تابع تھے، اور ہیں“ یہ اللہ عجب۔ (ششم کا درجہ)

اگر مولانا اس کی اجازت دے دیں گے تو ان شاء اللہ حضرت اقدس، امام اہل سنت، مولانا سرافراز جان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں نے آپ کو تحریریں لکھ لکھ کر کے خدا کا واسطہ دیا کہ مولانا اس طرح اپنی زبان کو آزاد نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ بھائی عبدالوہاب کو غریقِ رحمت کر دے، جب تک بھائی عبدالوہاب تھے پھر بھی کسی نہ کسی طریقے سے مولانا پر کنٹرول تھا، حضرت اقدس بھائی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے جانے کے بعد اب مولانا اور جری ہو گیا۔ اب آپ کا مسئلہ تو بالکل خود مختار ہے جس طرح بھی کہہ دے، اور یک مسلک کی طرف آپ کی نسبت ہے، سلامتی دیوندار ایک مقدس پاکیزہ جماعت کی طرف آپ کی نسبت ہے، تبلیغی جماعت سے لگ بھگ کا اعلان فرمائیں، اس کے بعد پھر آپ دیکھیں کہ کس طریقے پر یہ ہے کہ آپ کے مقابلہ میں لوگ نہیں گئے، کابیرین اور جماعت کو دیکھتے ہوئے آپ کی رعایت بہت کی گئی، آپ کا لحاظ بہت رکھا گیا، اور آپ کے ساتھ بہت نرمی برتی گئی، لیکن بہرہائی فرمائیں اللہ کے لیے اس مسئلہ کو نبی کو تو معاف کر دیں، اور

اس طریقے پر یہ ہے کہ یہ واقعات دشمنوں کے ہاتھ میں دے کر کے اہل سنت و جماعت کے خلاف دشمنوں کو آپ پر عثم اور یہ جوہری ہم آپ ان کو فرہم نہ کریں، یہاں تک تھی بات حضرت کی، اور اس کے بعد مدعی سست گواہ پختہ۔۔۔ بآئے دوسرے عہد، پورے عہد کی مارکیٹ میں جو ملے محققین ہیں، مثلاً حدیث ہیں، اور شیوہ تفسیر ہیں، جو حضرات تقابلاً پڑھاتے ہیں، مقبیرین نجد میں کسی نے بھی مولانا کی تائید نہیں کی۔ ”جوامعہ الرشید“ کا ایک ”قدوری منشی“ اور حدیث کی کتابیں شاید غریب نے دیکھی بھی رسول، اور وہ چنانچہ فرماتے ہیں۔

”مولانا نے جو واقعہ بیان کیا ہے اس کی سندی بحث میں ہم جانا چاہتے ہیں، بات ہی ہو جائے گی۔“

تجھے پہنچ ہے تو زور لگا لے سال چاہ تجھے مہلت ہے، دوسال کی مہلت، تین سال کی تو اس کی سند نکال لے، ایسا نہیں ہے کہ ”جامعۃ الرشید“ کے ذرا اس کی سند مانگی ہوگی ہے، اور ہم لوگ اس سے مدھے ہیں، اور اس سند کو آپ ”جامعۃ الرشید“ سے اٹھا کر کے لائیں گے سند آپ دکھائیں، لیکن حیرے بس کی بات نہیں۔ اور پھر خوفِ خدا کو ایسے نظر انداز کیا ہے بارائے طاق رکھ کر کے، خدا کا خوف اور اللہ کی خشیت خدا ترسی تو بالکل نہیں، نبی کی حیثیت کچھ بھی نہیں، چونکہ مولانا رفق جمل کو شاید واہ واہ کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں، اس وجہ سے مولانا کے حق میں کہہ رہا:

”فضائل میں اس قسم کی روایتیں چل جاتی ہیں فضائل میں محدثین کی ایک ہی بحث ہے فضائل میں۔“

خدا کا خوف کرو، شرم آتی چاہیے تجھے، یہ فضائل ہے یا یہ رذائل ہے؟ نبی کا مسکارا کر کے کہہ دے پڑھ دیا گیا، اور مصر کے بازار میں گھما گیا، یہ فضائل ہے یا رذائل میں سے ہے؟ تجھے فضیلت، غیر فضیلت۔ پھر کہتا ہے کہ فضائل میں حدیث ضعیف بھی چل جاتی ہے، یہ کوئی حدیث ہی نہیں ہے، حدیث تو کہتے ہیں۔

”ما اضعیف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قول، او فعل او تقریر، او وصف خلقی او خلقی“۔

تجھے پتہ بھی نہیں ہے کہ حدیث ہوتی کیا ہے، یہ حدیث کہاں ہے؟ یہ تو ایک شخص کی رائے ہے، اور منقطع بالکل روایت ہے، اس کی بنیاد ہی نہیں ہے۔ ”قال وہب وعمرہ“۔ اس غیر کی بھی معین کر لینا، ہم سند کی بحث میں جانا نہیں چاہتے، بتاتا ہے کہ گویا کہ میں سند کا علم رکھتا ہوں، لیکن اس بحث میں میں جانا نہیں چاہتا۔ تو جا، اور یک تو یہ ہے کہ جو سند اور حدیث تفسیر سے بالکل غریب، یوں خوب مفتی، یہ ان چیزوں سے بالکل بیوقوف ہے، یہ ثانیہ پڑھانے

کے بھی قائل بھی نہیں ہے، اور پورے بحال انھوں نے اس میں مورانا کو بھی ایک دکنیہ لکھا، اور ایک آپ کو ایک انجینئر ماسٹر ملا محمد علی مرزا، اور میں ایک جگہ مہمان تھا تو میں نے محمد علی مرزا کا حضرت کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سنا کہ:

”کبھی کبھی بعض قرآن میں ایسے موقع آتے ہیں کہ وہاں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔ کبھی جی لکھی شک ہو جاتا ہے۔ اور جی کہتا ہے۔ اَتْسِي زَكُوْنٌ لِّسِي عَلِمَ۔ كَيْفَ يَكُوْنُ لِيْ عَلِمَ۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں۔ كَيْفَ تَخْبِي الصُّوْبِي۔ كَيْفَ شَكَّ كَيْفَ لِيْ اَتَا بَ“۔

بدبخت تو کچھ بھی نہیں، نہ ”اولیٰ“ نہ ”ثانیہ“ نہ ”ثالثہ“، اور عبارت ایک سطر کبھی بھی عربی عبارت وہ پڑھے گا بھی نہیں، حدیث کی عبارت پڑھے گا نہیں، زیر و برنگ کر کے دے دے گا اس مرزا صاحب کو تو اس کتب بھی عبارت نہیں آتی، امام زہری کی ایک روایت پڑھ رہے تھے، پتہ نہیں کس طرح جرأت کی فیما بلفا غری الزہری۔ فیما بلفا۔ اور وہ کہہ رہے ہیں فیما بلفا غری الزہری۔ فیما بلفا غری الزہری۔ بالی ماضاء اللہ تعالیٰ یہ ہے ”Ninty Five“، ”Ninty Six“۔ بس یہ انگریزی کے چند الفاظ استعمال کر کے اور جو سننے والے لوگ ہیں، جو فقہ سے، اصول فقہ سے، حدیث سے، اصول حدیث سے، تفسیر سے، اصول تفسیر سے، ان علوم سے جو بالکل ناہید ہیں، وہ اس طرح ہی ہیں کہ ”Ninty Five“، ”Ninty Six“، ”Ninty Seven“ اس قسم کے الفاظ ان کے سُر کے سمجھتے ہیں، ہمارے معشرے میں کہ یہ تعلیم یافتہ ہیں، سمجھ بھی پڑھے ہوئے نہیں ہیں، آج زمانہ تو جدید تعلیمی جیسے وگول کے، جو گروہ قسم کے لوگ ہیں، انہی کا زمانہ آ گیا ہے، مورانا سے میری گزارش ہوگی، اپیل ہوگی اللہ کے لیے اس قسم کے ماسٹروں کو ساتھ نہ

رکھیں، اس قسم کے ماسٹر اور نوٹس مینٹ، پورا ایک مفتی صاحب ہے ملتان کا
 قدیل مفتی (۲)۔ اُس کا بھی، اُن کی بھی دھمکی آگئی، کیا اہل علم اور مسلمان
 اور تبلیغی جماعت والے نا ازاں ہوں، خوشیاں منائیں، پورے ہمارے مسلمان
 کہ عشاء اللہ حضرت کی حمایت کرنے والے کتنے کتنے بڑے بڑے علماء۔
 گزشتہ اہل تبلیغ سے تبلیغی جماعت میری ہے، اہل تبلیغ سے اور مسلمانوں

(۳) ”قدیل مفتی“ سے موبوں حکمران نگل کا شمار ملتان کے بدنام رہنما مفتی عبدالغنی دیوبندی کی طرف
 ہے، کیونکہ مفتی عبدالغنی دیوبندی کا ماڈل قدیل بلوچ کے ساتھ اسکینڈل کافی مشہور ہوا تھا۔ بی بی سی
 اردو ڈاٹ کام پر ۱۸/ اکتوبر ۲۰۱۶ء کو شائع ہونے والے ”کالم“ قدیل بلوچ اور مفتی عبدالغنی کی کب
 کیا ہوا؟ میں پتھر پیتے نکلتا ہے۔

جون ۲۰۱۶ء میں ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں مفتی عبدالغنی سے قدیل بلوچ کو کربانی نہ کی دعوت
 دی۔ اس کے بعد مسلمانوں کی کربانی میں بدعات ہونی تو قدیل بلوچ نے ان کے ساتھ
 سیدیاں میں، جو، کھیتے ہی، کھیتے سوشل میڈیا پر وائس ہو گئیں، پورا نہیں، کھوں لوگوں نے
 ٹیئر کیا، جب کہ ٹیلی ویژن چینلوں پر انہیں بار بار دہرایا جاتا رہا، ان تصاویر کی وجہ سے مذہبی
 حلقوں کی طرف سے مفتی عبدالغنی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا، اور ان کی روایت ہلا کر کھینچی کی
 رکنیت معطل کر دی گئی۔

اس اسکینڈل کے عظیم عام پرانے کے بعد ۲۳ جون ۲۰۱۶ء کو ”مفتی“ نامی پروگرام میں مفتی
 عبدالغنی اور ماڈل بلوچ کو کھایا گیا، جس میں بلوچ نے مفتی عبدالغنی کے ساتھ جوے
 ریل ایس ملاقات کی ”تہنیت“ کیا، میں بلوچ نے انکار کرتے پر مفتی عبدالغنی کی کھلی طلب کرتے ہوئے کہا:
 ”مفتی صاحب! آپ پہ سنت، آپ پہ شہادت مفتی صاحب! آپ کوئی مفتی نہیں، آپ جھوٹے
 مفتی ہیں، ہزار ہر سنت، جو آپ کے اوپر سہ کافر برے سے گات آپ کے اوپر آپ کھلم
 کھلا جھوٹ بول رہے ہیں، آپ کشرم آئی چاہیے۔“

یوں مفتی عبدالغنی دیوبندی کے تعلقات ماڈل بلوچ کے ساتھ کشیدہ ہو گئے، بلوچ کچھ دن
 بعد (۱۵ جولائی ۲۰۱۶ء کو) قدیل بلوچ کو اپنے گھر میں سوتے ہوئے گلا دھا کر قتل
 کر دیا گیا، بلوچ اور مفتی عبدالغنی کے متعلق یہ تہنیت انتہیت پر ہو جو دیں۔
 (یہ تم قادری)

سے میری گزارش ہے کہ مولانا کو لگام دے دیں، اور اُن کے اس قسم کے چیلوں کو لگام دے دیں، ہاں تبیٰنی جماعت سے ہٹ کر کے ہماری اس مقدس پاکیزہ جنگ، ہم اگر تبیٰنی جماعت کی تائید نہیں کریں گے اور اُس کا یہ ہے کہ دفاع نہیں کریں گے تبیٰنی جماعت سے تو کون کرے گا؟۔ اس لیے تبیٰنی جماعت میری ہے، میرے اکابرین نے شروع کی ہے، میں ہی اس کا وارث ہوں، اور میری ناکون اس کا وارث ہے، "دارالعلوم حقانیہ آؤرہ ننگ" اس کا وارث ہے، "دارالعلوم دیوبند" اس کا وارث ہے، "مظاہر العلوم، بہار نیور" اس کا وارث ہے، اس قسم کے لوگ نہیں ہوں گے جو عیسیٰاں کر کے تبیٰنی جماعت یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ اُس مسلمان سے میری گزارش ہے کہ اس قسم کے واقعات پر لیکن نگاہ رکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ پا سکتے رہے ہیں اور کھو سکتے رہے ہیں، کتنے پارے ہیں، کتنے کھو رہے ہیں آپ کی زبان سے، آپ کا دس تھپا پھر تھا؟ کیسے نکل، کہ بی کامنڈا کیا گیا؟۔ جب کتاب میں اتنی سی بھی جھوٹی روایت میں بھی نہیں ہے، جھوٹی روایت میں بھی نہیں ہے۔ اور یہ "جامعۃ الرشید" والا مفتی کہتا ہے۔

"مام رازی نے بھی لکھا ہے، اور "تفسیر کبیر" میں بھی موجود ہے۔"

مام رازی کوئی اور ہے؟۔ تفسیر کبیر اور؟۔ آپ ٹو تاک اپنا، گڑلے، گڑلے اس حوالے کو نکال لے کہ مام رازی سے لگ دکھا دے، "تفسیر کبیر" سے الگ یہ ہے کہ دکھا دے، اگر آپ کے پاس موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہوش عطا فرمائے ہمیں، اللہ ہمیں ہدایت عطا فرمائے اس کے بعد اگر مسئلہ ہوگا، اور ایک دھمکی اور بھی "جامعۃ الرشید" کے اس مفتی نے کی ہے کہ

"مولانا کا ایک ویڈیو آیا ہے جس میں قرآن کی توہین ہوگی، مسجد کی توہین ہوگی، مولانا نے جو تفسیر پڑھیا قرآن کی توہین ہوگی"۔

پیش عہد آپ کو سنا لیتا ہوں۔ یہاں استغناء بالید میں ترجمہ نہیں کرتا، استغناء بالید، استغفاف بالید، استغفاف بالید، استغناء بالید کی حرمت پر علم نے جو استدلال کیا ہے

وَالَّذِينَ هُمْ يُغْفَرُ لَهُمْ جِثْمُهُمْ يُغْفَرُ لَهُمْ إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ۔
وقد استدلل الامام الشافعي رَحِمَهُ اللَّهُ وَمَنْ وَالْفَقْهُ عَلَىٰ تَحْرِيمِ الاستغناء باليد بهذه الآية الكريمة۔

یہ ”تفسیر ابن کثیر“ ہے، اور صدر نمبر اس کی پانچ ہے، صفحہ نمبر نو ہے، سورۃ السُّورَةُ الْمُؤْمِنُونَ ہے۔ سورۃ السُّورَةُ الْمُؤْمِنُونَ کے اندر یہ موجود ہے، آپ اس عبارت کو دیکھیں، سب سے بڑے کساح، امام شافعی کو کہہ دیں، اور یہ فتویٰ دے دیں کہ مسجد میں یہ چیز پڑھانے کی اجازت ہے یا نہیں، اور یہ بھی بتادیں کہ

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ۔
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ یہ تو عزیمت ہے۔ و جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا۔ اگر کوئی گالی دے رہا ہے اس کا جواب گرمی مسجد میں دیتا ہوں، دے سکتا ہوں یا نہیں؟۔ اور یہ بھی فتویٰ دے دیں ”أَفْضَلُ بِظَرْفِ اللَّاحِ“ جو بخاری، جلد اول کے اندر صریح حدیث میں موجود ہے۔ ”كَلِمَاتُ اسْتِغْفَارٍ مَرُوءٍ“، یہ بھی ”بخاری“ کے اندر موجود ہے۔ فتویٰ عنایت فرمائیں، اور حضرت ام سلمہ کا سوال: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، أَفَلَا غَسِيَ الْقَرْنَةَ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَضَتْ؟۔ قَالَ: نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتْ الْغَاءَ۔ یہ فتویٰ دے دیں یہ چیزیں مسجد میں پڑھانے کی اجازت ہے یا نہیں ہے؟ تجھے لگتا ہے کہ نہ تو فتویٰ حافظ جاننا ہے، نہ یہ کہ حدیث کی کتابیں یہ سب اس طرح کی خوب چہرے کر کے پھر لوگوں کی ہے کہ ہمدردیاں، اور لوگوں کو منوا ہے کہ کچھ لوگ کہ جی میں مفتی

ہوں، مفتی توافضاء سے تو پھر نہیں ہے، پھر مفت کے آپ مفتی ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہوش عطا فرمائے، اور خدا پاک ایمان کا وہ سرمایہ بھی آپ کو دے کہ آپ انبیاء کے مقابلے میں مولانا طارق جمیل کی ان خرافات کی طرف داری کر رہے ہیں، اللہ ان علماء کو بھی انبیاء کی محبت نصیب فرمائے۔ مولانا ہمیں محبوب ہے، لیکن اللہ کی قسم انبیاء کے مقابلے میں کوئی محبوب نہیں ہے، تبلیغی جماعت کے مقابلے میں ہمیں کوئی محبوب نہیں ہے، تبلیغی جماعت ہماری جماعت ہے، جماعت کے مقابلے میں جیسے ہال کو آٹے سے نکال کر کے پھینکا جاتا ہے اسی طرح ہم یہ ہے کہ مولانا کو باہر کر دیں گے۔ خیر اگر مجھے اس کی اجازت دے دیں تبلیغی جماعت کو نکال دے گئے تو پاکستان کا الگ ہندوستان والی جماعت اس میں بھی بنیادی طور پر مولانا بالکل Involve (یعنی شامل) ہے مولانا طارق جمیل۔ اِنْ شَاءَ اللہ اس کا جوت بھی میں دے دوں گا، اس جماعت کو کس کی نظر بد لگ گئی، یہ بھی مولانا ہی نے کی ہے۔ باقی مولانا کی علمی تقریرات، اگر اجازت دے دیں گے مولانا محذرت کریں، میں نے پہلے سب سے پہلے دو تین مہینے پہلے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مولانا اللہ کے لیے نبی سے معافی مانگیں، اللہ سے معافی مانگیں، بس بات ختم ہوئی۔ اس قسم کی من گھڑت باتیں بیان کرنے کی یہودیوں کی روایت، پورا قرآن اور پوری بخاری، ”مسلم شریف“، احادیث صحیحہ یہ سب ختم ہو گئے؟ بس یہ یہودی روایت یہ ہے کہ بیان کر کے اس سے بیکہ مانہ ہوتا تھا کہ مولانا کی تفلیس ہوئی تھیں، اب تو مانتا ہے اللہ، سلسلہ یہ شروع ہو گیا تو تو یہ اَسْتَغْفِرُ اللہ، اَسْتَغْفِرُ اللہ، تو لفظ میں نے غلط کہہ دیا، اب مسئلہ ہے کہ مولانا کا بیان شروع ہوتا ہے بعض محسوس میں، عمران خان کی مجلسوں میں، تالیوں سے خواتین کی موجودگی میں۔ شروع بھی تالی سے

آپ کی تبلیغ ہوتی ہے اور ختم بھی ہو جاتی ہے۔ تالیوں پر۔ اور پھر یہ ہے کہ مولانا کبھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو تشبیہ دیتا ہے جن خواتین کے چہروں کے ساتھ۔ مولانا تو بہ کرے ان باتوں سے، یہ سارے بیانات لوگوں کے پاس موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا خوف نصیب فرمائے، خشیت نصیب فرمائے، باقی حضرت اقدس کا میں نے بیان بھی سنا

”فقیہی درسی کتابوں کے ماہر کو عالم کہا جاتا ہے، ارے یہ عالم نہیں ہے، یہ کتاب دن ہے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو نبی کی سیرت کو اپنا سکے چلتا ہے، اور اپنے لئے کو پیچھتا ہے، عالم اسے تھوڑی ہی کہتے ہیں جو نبی کی شریف پڑھائے، بخاری تو کفار بھی پڑھا رہے ہیں، امریکہ میں جا کے دیکھو ڈگریاں دے رہے ہیں۔“

حضرت فرما رہے ہیں میں ایسے لوگوں کو عالم ہی نہیں مانتا، عام ہی نہیں مانتا، جن میں کوئی اخلاق ہی نہیں ہیں۔ جی خدق یہی ہے، اللہ پر جھوٹ بولا جائے، نبیوں پر جھوٹ بولا جائے، نبیوں کی گستاخی بھی کی جائے، دشمن اور یہودیوں کی روایتیں گھس کر کے گھلے دل سے بیان کر دیں، رافضیوں اور بدعتیوں کے پاس جا کر کے بدعتیوں سے دستار بندی کر میں۔ میں مس و فقہ صاحب بدعتہ فقد اعان علی ہدم الاسلام۔ اس روایت کا ترجمہ صرف کر کے اُمت کو سنا دیں کہ بدعتیوں کے اس وقت یہ ہے کہ احترام کرنے والا سب سے زیادہ آپ سے بڑا تو کوئی بھی اس وقت ہمیں اپنی لائن میں اور اپنے مسلک میں کوئی بھی عام نظر نہیں آ رہا، یہ آپ ہی کر رہے ہیں۔ اگر نبی کی سیرت یہی ہے کہ نبی پر جھوٹ بولا جائے، انبیاء کی گستاخی کی جائے، اور یہودیوں کی روایتوں کو مدلل بیان کیا جائے، یہ اگر سیرت ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو، یہ سیرت آپ ہی نے پڑھی ہے۔ باقی آپ ہمیں عالم نہ کہیں، ہمیں ہزاروں نہیں

راکھوں، ہزاروں اپنے عماش گرد ہیں، آپ سے شوقلیٹ پینے کی ضرورت بھی نہیں ہے، طلب علم ہی سمجھیں اور اگر طلب علم بھی نہیں سمجھتے، بات یہ ہے کہ جی خلاق ہی نہیں ہے محتاج ہیں ہم جی، بالکل اگر کی ہے اخلاق کی، مجھے اللہ کی بارگاہ میں جانا ہے، مجھے محمد رسول اللہ کی رفاقت چاہیے، اللہ مجھے خلاق نصیب فرمائے، میری کمزوری کتا ہیوں سے اللہ درگزر فرمائے، گر کہیں میرے کسی جیلے میں کہیں گستاخی ہوگئی ہے، میں اس سے پہلے اگر کسی انسان کی گستاخی کی ہے کسی مسماں کی، اس سے بھی معافی چاہتا ہوں۔ تو پھر یہ کہ چہ جانے کہ میوں سے معافی نہیں چاہوں گا؟ لیکن تو بھی اپنے دروازہ ہے نا، اپنے دروازے سے اڑے کوشش نہ کر، اپنے دل کو بھی کات دے، آپ بھی امت سے معافی مانگ، ہمارا کام صرف یہی تھا کہ آپ کو یہ بتانا تھا کہ آپ ہمیں محبوب ہیں، لیکن انبیاء کے مقابلے میں شاید یہ کہ ہم آپ کو ترجیح دیں، بات صرف اتنی ہی ہے

اِنَّ تَكُنْ اٰهًا وَّ اُكْمًا وَّ اٰبَاؤُكُمْ وَاٰخُوْا۟كُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَغَشِيْرَتُكُمْ
وَاَنْفُوَالِيْ اَقْرَبُ مٰمُوْهَا وَبِحَارَةِ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسْكُنُ
تَرْهَوْنَهَا اَحَبُّ اِلَيْكُمْ مِّنْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَحَنَافِهِمْ سَبِيْلِهِ
فَتَرْتَضُوْا اِخْتِيْ يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔
اگر یہ چیزیں تمہارے آبا، تمہاری اولاد، تمہارے کنبے، اور تمہاری بیویاں،
تمہارے مال پر پرانی چاندی، یہ تمہیں عدرسوں کے مقابلے میں، انبیاء
کے مقابلے میں اگر محبوب ہوں، اللہ کے عذاب کے لیے تیار رہو۔ ہم اللہ
کے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے، جو موسیٰ آپ کا ساتھ دے دے،
اور آپ نے اس قسم کی من گھڑت روایت میں تاکید بھی فرمائی، اب میں
دیکھتا ہوں کہ جامعۃ الرشید سے اس روایت کی سند کب آتی ہے، ان
شاء اللہ میرے مرنے تک تو بالکل یہ کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ مفتی

صاحبِ توبہ نہ سُنہ پیش کر سکے گا۔ اور یہ بھی بتادیں کہ فضائل ہیں، فضائل میں بین فرما رہے، فاضلاء اللہ۔ نبی کی اس طرح یہ ہے کہ توبہ کرنا، اور گستاخی کرنا یہ سب کے ہاں انبیاء کے فضائل میں داخل ہے۔ مبارک ہو آپ کو، مبارک ہو لیکن توبہ کرو اور پہلے سے تجدیدِ ایمان بھی کر لو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ **وآخرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْخُفْدَ لِلّٰہِ۔**

حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مولوی طارق جمیل کا امہ کالا کر دیا، بہت سے دیوبندی علمائے اہل گستاخی کا رد کرنے کی وجہ سے میری مخالفت اور مولوی طارق جمیل کی حمایت کی، میری دشمنی کی وجہ سے نبی کی مخالفت کی، اللہ نے اُن کو سوا کر دیا۔

مولوی منظور میٹگل دیوبندی

(۴) مولوی منظور میٹگل دیوبندی اور اُن کے جامعہ صدیقیہ، کراچی کے آفیشل یوٹیوب چینل ”Yaqeen Media“ پر 14 جون 2023ء کو ن کا (35 30) ورثہ پر مشتمل ایک ویڈیو بیان آپ لوڈ کیا گیا ہے، جس کا عنوان ہے ”مجھے بدنام کر دیا کہ میں گایاں دیتا ہوں، ایران میں بھی جیت کر آیا، سامنے آ کر اعتراض نہیں کرتے۔“

اس بیان میں مولوی منظور میٹگل نے اپنے ہی فرقہ کے دیوبندی علماء کا خوب رد کیا ہے، دیوبندی علماء کے دست و گریبان کا نظارہ کرنے کے لیے یہ سارا بیان سننے سے تعلق رکھتا ہے، اب اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ پیچھے آپ ملاحظہ کر آئے ہیں کہ مولوی منظور میٹگل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرتے پر مولوی طارق جمیل کا شدید رد کیا ہے، اس سے ویڈیو بیان میں بھی مولوی منظور میٹگل نے

اس شگفتی کی وجہ سے مولوی طارق جمیل کا رد کرتے ہوئے کہا ہے۔

”ہمارے ایک بہت بڑے عالم نے، انہوں نے کہا کہ یوسف علیہ السلام جب جیل میں گیا تو اُس کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کیا گیا تھا۔ میں نے اُس پر ٹوکا کہ یہ موضوع روایتیں ہیں، بھونٹی روایتیں ہیں، نبی کا منہ کالا نہیں ہوگا، خدا تیرے منہ کا کرے گا، اور کر دیا اللہ نے منہ کالا کر دیا۔ اُس پر بھی نما نے مجھے کوسا، اُس کی طرف داری کر کے، خدا ترسی ختم ہو گئی۔ مجھے ڈانٹنا شروع کر دیا بہت سے نماے سُوء نے اُن کی جانب۔ اندازہ کریں کہ میری دشمنی نے نبی کی مخالفت پر بھی ان کو آمادہ کر دیا کہ مجھ سے اتنی دشمنی اُس میں، انبیاء کی دوستی بھی انہوں نے چھوڑ دی، اور اُس مولوی کی طرف داری کی کہ جو کہتا ہے کہ نبی کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کیا گیا تھا، چنانچہ اسرائیلی روایتیں، اس پر میں نے ٹوکا، چلتے چلتے اس پر بھی خدا پاک نے ان کو سوا کر دیا۔“

مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عزت کے ساتھ

کھلواڑ کیا ہے۔ مولوی اقبال رنگونی دیوبندی

(۵) ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے معتمد سابق مولوی اقبال رنگونی دیوبندی نے مولوی طارق

جمیل کی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی شگفتی کی

خدمت میں ایک مقالہ لکھا ہے، جو کہ درج ذیل ہے۔

”انبیاء کرام کے متعلق گفتگو میں احتیاط کیجیے۔ قرآنی واقعات کو ذرا مبالغہ انداز میں بیان کرنے سے اجتناب کریں۔“

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الْاَنْبِیَاءِ اصْطَفٰی۔

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل و برتر اور سب سے اشرف و اکرم

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، انبیاء کرام خدا اور بندوں کے

درمیان واسطہ اور ذریعہ ہدایت ہیں، ان پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت کرنا، ان کی عزت کرنا اور ان کا ہر حال میں اکرام و احترام کرنا بھی ضروری ہے، اور ان کے بارے میں ایسا لفظ بولنا یا ایسا عمل اپنانا جس سے ان کے آداب و احترام میں کمی ہو، یا عزت کم ہو اور بے حرمتی اور مٹکناخی کرنے والا شخص اگر مسلمان ہے تو وہ اُسی وقت دائرہ اسلام سے باہر نکل جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ واعظین اور مبلغین انہی کے بارے میں قیاد و ملامت ایسا انداز اختیار نہ کریں جس سے ان کی شان اور مقام میں ذرا بھی بے ادبی کا پھول نکلتا ہو۔ اسلام کسی صورت میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ خدا کے کسی پیغمبر کے بارے میں کوئی بے ادبی سے لب کشائی کرے اور اس کی عزت سے کھواڑ کرے۔

گزشتہ دنوں راقم الحروف کو برطانیہ کے ایک اُردو جرنل پر پاکستان کے ایک مشہور اور آؤٹسٹنگ کا خطاب سننے کا اتفاق ہوا، موصوف اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان کر رہے تھے، دورانِ خطاب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ایک ایسی بات کہہ دی جسے سن کر یہ یقین نہیں ہوتا کہ ایک مسلمان اللہ کے ایک پیغمبر کے بارے میں یہ بات کیسے کر رہا ہے؟ اور اسے یہ بات کہتے ہوئے ایک لمحہ بھی خوف خدا کیوں نہ آیا؟

مُسنخ موصوف کے الفاظ اسی کی رہائی مدِ حلقہ کیجیے، یاد رہے کہ یہ تقریر ۱۲ نومبر ۲۰۱۷ء کی ہے، بڑا الحسب نی وی "پر نشر ہوئی تھی، بعد ازاں برطانیہ کے ایک ایٹھنی چینل نے اسے شریک ہے، مُسنخ موصوف کہتا ہے۔

"یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے ظلم کی وجہ سے چالیس سال ان کو در بدر موتا پڑا، مگر سے خدا رہے، پھر تہمت لگی، زین جانے تہمت لگائی، پھر وہ جب عورتوں میں بھی بات پھیل گئی کہ عورتوں یوسف نہیں، مجرم تو زین جانے ہے، تو (عمر بڑھ کر مصر کی بیوی

کی تھوڑی بہ نامی ہونے لگی تو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گدھے پر
 بٹھ کے، منہ کالا کر کے پورے شہر میں چکر لگولیاں، اور پیچھے اعلان کرایا کہ ہذا
 جَرَّاءٌ مِّنْ اَزَادِ بَنِي إِسْرٰءِیْلَ سَوَّءٌ ”جواپنے آقا سے بُرائی کرے، اس کی یہ جزاء
 ہے“ صالح۔“

غرض نظر رہے کہ موصوف کی یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے قرآن کریم صرف
 اتنا بتاتا ہے کہ افسرۃ العزیز نے کہا کہ اگر یوسف نے میری بات نہ مانی،
 تو اسے قید میں لے لیا جائے گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی
 بات نہ مانی، اور نہ آپ مان سکتے تھے، چنانچہ آپ کو قید میں ڈال دیا گیا اور اس
 قرآن کریم کی کسی سیت سے بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان لوگوں نے حضرت
 یوسف علیہ السلام کے ساتھ وہ معاندانہ رویہ کیا جس کا ذکر صریح موصوف نے ڈرامائی
 انداز میں کیا ہے، جب قرآن کریم نے کوئی ایسی بات نہیں کہی، اور حضور کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں اس کا ذکر نہیں کیا، تو آپ ہی بتائیں کہ
 حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ تصویر کشی کیا آپ کی محض تخیل سے
 کھنواڑ کرنا نہیں ہے؟

ایک ٹھیکہ کار اور اس کا ازالہ کوئی شخص اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ یہ بات صرف موصوف
 مبلغ سے نہیں کہی، یہ بات تو تفسیروں میں بھی ملتی ہے۔

جواباً گزارش ہے کہ قرآن کی جن چند تفسیروں میں یہ بات منقول ہے وہ سب کی
 سب بلا سند منقول ہیں۔ علامہ ابن ابی زبیرؒ (۳۹۹ھ) نے سے
 ”کلبی“ سے نقل کیا، اور محمد بن سائب کلبی کا حوالہ اہل علم پر بھی نہیں ہے،
 اور پھر اس میں بھی وہ بات نہیں ہے جو مولانا طارق جمیل صاحب نے اللہ
 کے ایک نبی کے بارے میں کھلے عام کہی ہے۔

(۱) علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں جناب وہبؒ سے یہ بات نقل کی ہے،

مگر افسوس کہ وہ بھی اس طرح نہیں، جس طرح مبلغ موصوف نے بتائی ہے۔
 قَالَ وَهَبٌ وَغَيْرُهُ: حُجِّلَ يُوسُفُ إِلَى الْبَيْعِ مَقِلًا حِمَارًا وَطَيْفَ بِهِ (ج ۹، ص ۱۳۲)

”وہب اور کسی اور سے بھی کہا ہے کہ حضرت یوسف کو قید کر کے جیل میں راکھا گیا، اور
 سے شہر میں گھمایا گیا۔“
 علامہ قرطبیؒ نے جو قول نقل کیا ہے اس پر بھی کچھ سوالات ابھرتے ہیں، جن کی تحقیق
 ضروری ہے۔

(۱) جناب وہبؒ کون ہیں؟ اس کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر مراد وہب بن مغیرہ (۱۱۴ھ) ہیں
 تو ان (کے اور علامہ قرطبیؒ) کے درمیان پانچ سو سال سے زائد کا فاصلہ ہے
 اتنے طویل فاصلے پر کہی گئی بات کیسے صحیح تسلیم کرن جائے۔
 (۲) جناب وہبؒ نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے یہ بات کس سے سنی ہے،
 اور نہ علامہ قرطبیؒ نے اس کی کوئی سند بیان کی ہے، اور نہ اپنی عطیہ نے یہ
 بات سنداً لکھی ہے، اور ”تفسیر ابن عباسؒ“ میں بھی اس بات کا کہیں
 ذکر نہیں۔

(۳) علامہ قرطبیؒ نے جناب وہبؒ کے ساتھ وغیرہ بھی لکھا ہے، یہ وغیرہ کون ہیں ان
 کا بھی پتہ نہیں چلتا، اور نہ کہیں انہوں نے تفسیر میں جناب وہبؒ کے مدد وہ کسی
 دوسرے نام کا ذکر کیا ہے۔

جناب وہبؒ کا قول اگر کہیں سنداً مل بھی جائے، پورا سے درست بھی مان
 لیا جائے، تو بھی ان کے قول اور مبلغ موصوف کے بیان میں عیادتی فرق ہے،
 مبلغ موصوف کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ غائبہ لسلام کا منہ دکھا کر کے
 (مَعَاذَ اللَّهِ) لے گئے (اور م اللہ سے کسی غیب پر ایسی آہوگی نہیں؟) نے
 دیکھا جو ظاہر اس قدر قابل نفرت ہو (مگر اس قول میں اس کا کہیں ائد پتہ نہیں۔

اللہ کے نبی کے بارے اس قسم کی بے بنیاد اور جھوٹ ہوئی ہائیں کس طرح کہی جاسکتی ہیں؟ اور پھر مسلمانوں کے مجمع عام میں خدا کے نبی کی اس طرح کی خوفناک تصویر کشی کیا مجرم نہیں؟ اور کیا خدا نخواستہ کہیں اس پیغمبر کی بے ادبی کو نہیں؟

(۴) جناب وہبؒ یا کسی اور کا قول اگر کسی درجہ میں درست بھی مان لیا جائے تو اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جب ایک خاص مصلحت کے تحت یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید میں رکھن ہے تو آپ کو اس زمانہ کی سواری پر بٹھا کر شہر سے باہر لے جایا گیا اور قید میں ڈال دیا گیا، اس کی یہ تصویر کشی کرنا کہ جس طرح کسی مجرم کو بے عزت اور رسوا کرنے کے لیے بدسر عام گلی گلی پھرایا جاتا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کو اسی طرح پھرایا گیا، درست نہیں معلوم ہوتا، چاہے اس کا کہنے والا کوئی ہو۔ ہم یہ بات اس وقت تسلیم کرتے جب قرآن نے کہا ہو کہ عزیر مصر بھی حضرت یوسف کو مجرم سمجھتا تھا، جب قرآن نے یہ بات واضح کر دی کہ عزیر مصر نے حضرت یوسف کی بجائے اپنی بیوی کو مجرم جانا، اور ”اِنَّكَ نَحْسَبُ مِنَ الْخٰطِیِّیْنَ“ کہہ کر حضرت یوسف کی پاکدامنی کا اعتراف کر لیا، تو پھر ہم یہ بات کیسے مان سکتے کہ اس نے حضرت یوسف کو بے عزت کرنے کے لیے یہ سارا ڈرامہ رچایا تھا۔

حضرت مولانا حفص الرحمن بیہارویؒ لکھتے ہیں

”جب عزیز یوسف کو پیچھے سے چاک دیکھا تو عزیز مصر نے اصل حالت کو بھانپ لیا، مگر اپنی عزت و ناموس کی خاطر معاملہ کو ختم کرتے ہوئے کہا یوسف بچہ تم ہی ہو، اور اس عورت کے معاملہ سے درگزر کرو، اور اس کو ہمیں ختم کرو، اور پھر بیوی سے کہا یہ سب تیرا کمزور غریب ہے، اور تم عورتوں کا کمزور غریب بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔ بلاشبہ تو ہی خطا کا رعبہ لہندا اپنی اس حرکت بد کے لیے

استغفار اور معافی مانگ۔“

(تفصیل القرآن، ج ۱ ص ۳۹۴)

”پہلے آگے چل کر لکھتے ہیں۔“

”بہر حال عزیز پر چونکہ حضرت یوسف کی صداقت ظاہر ہو چکی تھی، اس لیے اس نے نہ چاہا کہ یوسف کو کسی قسم کی گزند پہنچائے، عزیز نے حضرت یوسف کی صداقت کی تمام نشانیاں دیکھنے اور سمجھنے کے بعد جو اپنی بیوی کی فضیلت و رسوائی ہوتی دیکھ کر یہ طے ہی کر یا کہ یوسف کو ایک عذرت کے لیے زندان میں بند کر دیا جائے تاکہ یہ معاملہ لوگوں کے دلوں سے محو ہو جائے، اور یہ چرچے بند ہو جائیں، اس طرح حضرت یوسف کو زندان چاہنا پڑا۔“

(ایضاً، ص ۳۹۸)

سو جن حضرات نے اس قسم کے اقوال نقل کیے ہیں وہ سب کے سب جاسکد ہیں، اس لیے ان کی بات کسی صورت لائق تسلیم نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن مبارک (۸۱ھ) بہت پہلے کہہ گئے ہیں۔

الاستاد من اللین ولولا الاساد لقال من شاء ما شاء

(صحیح مسلم، ج ۱ ص ۱۵)

حاصل یہ کہ اللہ کے کسی نبی کے بارے میں جب کبھی کوئی بات کہی جائے تو اس میں بہت زیادہ ادب و احترام اور احتیاط کی ضرورت ہے، سابقہ جنابوں کے بارے میں وہی بات لائق اعتبار ہوگی جو قرآن مجید بتائے، یا حاتم السبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات پوری صحت و صراحت سے منقول ہو، اور پھر ان واقعات کو اسی طرح بیان کرنے کی اجازت ہے جس طرح وہ منقول ہوں، اس میں خواہ مخواہ اپنی طرف سے بیچ لگانا، اور جاہل عوام کے جذبات اور ایمان سے کھیلنا جائز نہیں ہے۔ لیکن

نہایت افسوس کی بات ہے کہ مبلغ موصوف نے نہ صرف کہ بات کا منظر بنایا، بلکہ اس میں اپنی طرف سے نہایت ہی قبیح الفاظ کا اضافہ کیا، اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تصویر جس روپ میں پیش کی ہے اس کا تصور ہی لرز کر رکھ دیتا ہے۔ قرآن کریم کے مشہور مفسر علامہ سید محمود تویسی (۱۳۷۰ھ) نے ”تفسیر روح المعانی“ میں حضرت مرد مہ فانی کا ایک بڑا اہم ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے کرم علیہم السلام چونکہ بشر ہیں اس لیے ان پر بشری احوال کا پیش آنا ناممکن ہے، مگر ان کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ پیش نہیں آ سکتا جو دوسروں کے لیے کراہت اور نفرت کا باعث ہو، جیسے وہ جسمانی طور پر محذور ہوں، بد صورت ہوں، لوگوں کو ان کے پاس بیٹھنے سے کراہت ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بلا شک و شبہ انبیاء کرام کو ان تمام عیوب و نقائص سے پاک صاف رکھا ہوا ہے۔

يَجُوزُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كُلُّ عَرَضٍ بَشَرِيٍّ لَيْسَ مَحْرُومًا وَلَا مَكْرُوهًا وَلَا مَبَاحًا مُرَرًّا وَلَا مَرْمًًا وَلَا مَعَالِفَهُ الْأَنْفُسُ وَلَا مَعَالِفَهُ

يُؤَدِّي إِلَى النُّفُورَةِ (روح المعانی، ج ۱۳، ص ۱۹۹، ۱۹۸)

ب جبکہ یہ بات واضح ہے کہ مبلغ موصوف نے جو بات کہی ہے وہ غلط اور بے بنیاد ہے، تو مبلغ موصوف پر، رم ہے کہ وہ اللہ کے حضور توبہ کریں، اور اس غلط بیانی پر مسلمانوں کے مجمع میں معافی مانگیں، غلط بات کی تفسیر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ اللہ فرماتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ يُجْحِبُونَ أَنْ تَشْهَرَ الْفَاحِشَةُ فِي الدِّينِ أَمْوَالُهُمْ غُلَبَاتِ الْيَمِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ -

(پ. ۸، النور: ۱۹)

(ترجمہ) ”جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں، ان کے لیے

عذاب جہنم دنیا اور آخرت میں، اور نقد جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“
 ہمیں مبلغ موصوف سے ایسی بے تکلی باتیں کہیں پر اتنا تعجب نہیں، اور سائنس میں
 تقریریں کرنے والے ایسی باتیں کہہ رہے گزرتے ہیں، لیکن اس بات پر زیادہ
 افسوس ہے کہ وہ ایسی باتیں تبلیغی جماعت کی چھتری میں آکر کرتے
 ہیں پھر اور افسوس ان علمائے کرام پر ہوتا ہے جو یہ بات (اور اس قسم کی
 دیگر بے بنیاد باتیں) سنتے ہیں اور اس پر یک کلمہ تکلیف بھی اس کی زبان سے نہیں
 نکلتا، کیا علمائے کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک
 سے بے خبر ہیں۔

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُكْرًا فَلْيُخْبِرْهُ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَسْتَطِيعُونَ فَيَسْتَفِيدَ مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ
 فقہ و ذلک اضعف الایمان۔

(صحیح مسلم، ج ۱ ص ۶۹)

جب کسی منکر بات اور کام پر بشرط استطاعت ہاتھ سے روکنے سے حکم ہے تو اللہ کے
 یک نبی کے بارے میں کہیں ایسی بات کہی جائے تو سے سننے کے
 باوجود خاموش رہے، بچائے ان کو کفر و کفرانِ علم کی ذمہ داری
 ہے اور مبلغین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بات پر ضد کے بجائے علم کی ان باتوں
 کو قبول کریں اور اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں۔

فتحد۔ محمد قبال رگونی عفا اللہ عنہ

(رابطہ القوائد لصحیظ العقائد یعنی بنیادی عقائد، صفحہ ۲۷ تا ۲۸ مطبوعہ ادارہ اشاعت

الاسلام نمبر ۳۶، ج ۱، پبلیکیشن اشرف، پانچ سٹریٹ۔ (dara Isha,at,ul.Islam,NO:26

(Blackburn Sreet,Manchester

نوٹ: اس اقتباس میں قوسین میں درج تمام الفاظ اصل تحریر میں موجود ہیں۔

قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ اس مقالہ میں مولوی اقبال رگونی دیوبندی نے

لکھا ہے

- ۱۔ مولوی طارق جمیل کا بیان حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی اور آپ کی عزت کے ساتھ کھواڑ ہے۔
 - ۲۔ مولوی طارق جمیل کے یہ الفاظ کہ، 'حضرت یوسف علیہ السلام کا منہ کالا کیا گیا' (مَعُوذُ بِاللّٰہِ) کسی بھی تفسیر میں منقول نہیں ہیں۔
 - ۳۔ دیوبندی علماء حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں ہونے والی اس گستاخی پر مجموعی طور پر خاموش ہیں، پنا فرض دائیں کر رہے۔
 - ۴۔ مولوی طارق جمیل کو اپنے اس گستاخانہ بیان پر سرعام توبہ کرنی چاہیے۔
- حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرنے پر مفتی محمد سعید خان دیوبندی (خلیفہ مولوی ابوالحسن علی ندوی) کی جانب سے مولوی طارق جمیل کا ردّ۔
- (۶) مفتی محمد سعید خان دیوبندی (خلیفہ مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی) نے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے پر مولوی طارق جمیل کا ردّ کرتے ہوئے اپنے ایک ویڈیو بیان میں کہا ہے

”بچے نے سوال کیا ہے تاکہ اس زمانے میں جھوٹی احادیث ہیں، اُس کا آپ بتادیں، بھی تک تو کوئی کتاب لکھی نہیں گئی، یہ ابھی، ابھی ایک بیٹا آیا ہے مولانا طارق جمیل صاحب کا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب جیل بھیجا گیا تو اُس سے پہلے ان کا سر کا کر کے پورے شہر میں پھرایا گیا۔ کہاں پر مسلما یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابو العیاض باللہ، خدا کے پیغمبر تھے، کس نے آپ سے کہہ دیا کہ اُن کا منہ کالا کیا گیا؟ جھوٹ کسی اور نے لکھا ہے آپ اسے بیلک کو بتا رہے ہیں، آپ قاعدہ ہیں، بڑوں آدمیوں کی آپ رہنمائی فرما رہے ہیں، آپ پڑھیں تو سہی نا۔ کوئی حوالہ تو دیتا نہیں کہیں لکھا

اس (بیزر) میں لکھ دیا "مُسْتَدِ اُخْفَد" میں یہ ہے، میں نے کہا "مُسْتَدِ اُخْفَد" یہ پڑی ہے، ذرا نکال دیں، یہ کہاں آیا ہے؟۔ پُپ۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب ہم جیسے لوگوں کے پاس یہ چیزیں آتی ہیں، اور عظیم سائنس، یہ وہ جدید پڑھے ہوئے سچے آتے ہیں، کہتے ہیں جی یہ ثابت کریں؟ ہم کہتے ہیں یا یہ جھوٹ ہے، لوگوں کا دین پر اعتبار اٹھتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرنے پر مولوی کی جباری دیوبندی کی جانب سے مولوی طارق جمیل پر فتوے کفر اور کہہ مگر فی

(۷) مولوی کی جباری دیوبندی سے جب مولوی طارق جمیل کا نام بے بغیر سوال کیا گیا کہ ایک مولوی نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا منہ کالا کر کے شہر میں پھریا گیا (نَعُوذُ بِاللّٰهِ) تو تمہوں نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا

”کہتے ہیں کہ ایک مولوی صاحب تقریر فرما رہے تھے، انہوں نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل میں ڈالنے سے پہلے نَعُوذُ بِاللّٰهِ اُن کا منہ کالا کیا گیا، گدھے پر بٹھایا گیا، شہر کے چرنگوئے گئے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ نَعُوذُ بِاللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، اِنَّا لَنَدُّهُ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و اولیاء میں اور رسالتیں کرتے۔ اِنَّا لَنُصِرُّ رُسُلًا وَالْبَیِّنَاتُ هِيَ الْخَبْرَةُ الثَّابِتَةُ وَتَقْوَمُ بِقُوَّةِ الشَّهَادَةِ۔ اللہ فرماتا ہے کہ ”ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔“ یوسف علیہ السلام کا جیل جانا جو ہے، یاد رکھو یہ کوئی بطور سزا تو تھا ہی نہیں، تمہیں کیوں گدھے پر بیٹھنا پڑ گیا، مولوی کو کسی سے بٹھایا ہوگا گدھے پر، اس لیے یہ غصہ یوسف علیہ السلام پر نکال آیا ہے۔ یہی یوسف علیہ السلام کے بارے میں مزید

مصر بھی جانتا تھا کہ وہ بے گناہ ہیں یوسف انکس من عن هذا۔ ”تپ چھوڑیں اس کو۔ بیوی سے کہا کہ ”والسفری“۔ تم اپنے گناہ کی توبہ کرو۔“ اس کا گناہ ہی نہیں ہے۔ پھر جب عورتوں نے مکر چلایا تو اب یوسف علیہ السلام گھبرا گئے کہ پیسے تو ایک تھی، اب تو کی میرے پیچھے پڑ گئی میں، تو انہوں نے خود دغا لگائی تھی کہ رَبِّ السَّجُنِ احْبُ الْيَئِيمًا يَذْعُوْنِي الْيَئِيمَ۔ کہ یا اللہ! ان کے کمرے تو مجھے جیل بھیج دے، وہ بہتر ہے۔ تو یہ تو ان کی پٹی دغا تھی، اور دوسرے یہ ہے کہ عزیز مصر نے اور اس کی بیوی نے بھی یہی مشورہ کیا کہ بات پھیلتی جا رہی ہے پھیلتی۔ بہتر ہے کہ ہم یوسف کو جیل میں بھیج دیں، وہ تو جانتے تھے کہ یوسف بے گناہ ہے، پھر یوسف علیہ السلام جیل میں بھی گئے تو اتنی شان سے رہے کہ جیلر اور سارا ائمہ جو تھا، نا، وہ آپ کا نام بن گیا، وہ ہیں دو آدمیوں نے آپ سے خواب کی تعبیریں پوچھیں، تو یہ تو ان کی اپنی ایک مانگی (ہوئی تھی) اسی لیے جب بہت عرصہ گزر گیا، رہائی نہ ملی، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے تہجد کے وقت اللہ سے درخواست کی یا اللہ! اب تو بہت مدت ہو گئی ہے، میں جیل کی زندگی سے تنگ آ گیا ہوں۔ اللہ نے جبریل علیہ السلام سے کہہ دیا کہ جیل تو تم نے لگائی تھی کہ ان کے کمرے بچاؤ، مجھے جیل چھوڑنا پسند ہے، اس (وقت) کہہ دیتے ان کے کمرے بھی بچاؤ، جیل سے بھی بچاؤ، ہم دونوں سے بچا دیتے۔ اس سے ایسی باتیں کرنا جو ظہر کے شان کے خلاف ہو، آدمی کافر ہو جاتا ہے، اسی لیے علامہ نے لکھا ہے کہ جیسے مشہور طور پر مولوی کہہ دیتے ہیں کہ حضرت ایوب کے بدن میں کیڑے پڑ گئے تھے سر سے پاؤں تک، اور نہان میں بھی وہ کیڑے پڑ گئے، تو انہوں نے روکے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اب رہاں پہ بھی کیڑے لگتے ہیں نام بھی میں نہیں لے سکتا تو اب اللہ نے حکم دیا۔ یہ بھی غلط

کر دیا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کے مقابلے میں ان کے
 پیچھے نما کی عزت اور اہمیت زیادہ ہے۔ تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ۔
 مولوی مکی جہازی کے اس دوشیزے پن پر مزید تبصرہ مولوی عبدالحجیر سلفی دیوبندی
 کے قلم سے ذیل میں مل چکے کریں۔

مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی صریح گستاخی کی
 ہے، نیز مولوی مکی جہازی دیوبندی نے ناموس رسالت جیسے اہم
 مسئلہ پر تصاویر پیش کی اور جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ مولوی عبدالحجیر
 سلفی دیوبندی

(۸) مولوی عبدالحجیر سلفی دیوبندی نے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق مولوی
 طارق جمیل کے بیان کو ”صریح گستاخی“ قرار دیا ہے، اور اس گستاخی پر حکم شرعی بیان
 کرنے کے سلسلے میں مولوی مکی جہازی دیوبندی کی دغی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے
 لکھا ہے:

”فی زمانہ ایک بڑا اکیس یہ ہے کہ شخصیات کے قد کاٹھ کے مطابق رائے اور فتویٰ دیا جاتا
 ہے۔ بھی چند، قبل مور، نا طارق جمیل صاحب نے حضرت یوسف علیہ
 السلام کی جناب میں صریح توہین آمیز کلمات کہے تھے جب مولانا طارق
 جمیل صاحب کا نام نہ کر کے بغیر مولانا محمد مکی صاحب سے اس ضمن میں سوچ کیا
 گئی تو انہوں نے فرمایا

”یہ تو واضح توہین نبی ہے، اور کہنے والے کو ہر بار استغفار کرنا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ کے
 حضور معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اسے ان کفریہ کلمات سے علانیہ توبہ کرنی
 چاہیے۔“

جب کہ اگلے ہی روز جب انہیں پتہ چلا کہ یہ لحاظ مولانا طارق جمیل صاحب نے کہے تھے تو

اُن کا جواں نورا جمال میں تبدیل ہو گیا، ہر شکل جو ہونٹ شدتِ حمد سے کپکپی رہے تھے اب اُن پر اپنا تک لی آگئی، کھاتھوں نے وہ لڑکھاریات سے مولا، نا طارِق جمیل صاحب کو بالکل نہتہ کر کے سرخِ فرمایا۔ ایک عام محلے کا نام مسجد اگر بعد از نماز جنازہ دعا کروا دیتا ہے تو وہ مرکبِ بدعت کہلاتا ہے اور مولا نا طارِق جمیل نے تکریمِ ثلثم لوہڑ کی تمیزِ جنازہ کے بعد دعا کروا دیں تو وہ نیک عالمی مبلغ کا ”تکسیم“ فعل میں جاتا ہے اللہ جانے یہ محمد بنِ طہرت دین دہانہ اُتھادات کے پیڑوں کے پہاڑ کس طرح اپنے سر پہ اُٹھا لیتے ہیں؟ اگر کوئی عام سہلہ لوی مبلغ و دہانہ گفتگو معیارِ شرافت سے گری بات نہ جانے میں بھی کہہ ڈالے تو اس کے پیچھے دھول بانٹ دیا جاتے ہیں اور اگر کراچی کے ایک محروف عالم دین دین قرآن مجید دیتے ہوئے ہر سانسے قرآن مجید رکھے ہوئے بھی حیا سوز نہایت سلیکھلی گفتگو کرتے ہوں (۵) تو کہہ جاتا ہے کہ دراصل حضرت جی کی طبیعت میں غلبہٴ ظہرِ ظن ہے۔

(مجلد صفحہ ۱۱، سورہ شمارہ ۱۱، ۱۰۸، ۱۰۹ صفحہ ۵۰)

(۹) یہی بات مولوی عبدالجبار رشتی نے اپنے ایک اور مقالہ میں اں الفاظ میں لکھی ہے ”مولا نا طارِق جمیل صاحب اور مولا نا قلی ججاری صاحب کا تالیاں“
جج سے تقریباً دس بارہ سال قبل حضرت امام اہل سنت و جملۃ اللہ نے زراعتِ مولا نا طارِق جمیل صاحب پر چھ تبصرہ فرمایا تھا، جس میں بہت سے مسائل میں از نو مبلغ کا طریقہ، رذات بیان فرمایا تھا، جس کے معنی گواہ موجود ہیں۔ دقت نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت کا تبصرہ جی پر حقیقت تھا۔ حال ہی میں مولا نا طارِق جمیل صاحب نے ایک بیان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق ایسی بات کہی جو توہین کے رمرے میں آتی ہے اس پر بہت (۵) یہاں ائمہ مولوی چکوری، گل دیوبند کی طرف سے کیونکہ چھ سال قبل ان کی ایک ویڈیو نزل ہوئی تھی جس میں موصوف قرآن پاک سے منہ کھٹکھٹک کر فحش گفتگو کر رہے تھے (مستم قادری)

سے عدل نے تنقید فرمائی۔ ایک سوال کے ذریعہ بغیر نام لیے مولانا طارق جمیل صاحب کی بات مولانا کی جہازی صاحب کے سامنے رکھی گئی، تو انکی صاحب نے دس کھول کر اس کو کفر قرار دیا، لیکن جب انکی صاحب کو پتہ چلا کہ اس کے قائل مولانا طارق جمیل صاحب ہیں، تو پھر انکی صاحب نے شامل اختیار کر لیا۔ (مجلد صدر الامور شمارہ ۱۲۰ ص ۳۲)

۱۔ ثابت ہو کہ مولوی عبدالباقی رستگاری کے نزدیک مولوی طارق جمیل کا حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق بیان ”صریح گستاخی“ پر مبنی ہے اور بظاہر یہ بات دیوبندی فرقہ کو بھی تسلیم ہے کہ کسی پیغمبر کی شان میں گستاخی کرنا کفر ہے۔ لہذا مولوی عبدالباقی رستگاری کے قول کے مطابق مولوی طارق جمیل، حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کر کے کفر قرار دیا گئے۔

۲۔ ان اقتباسات میں مولوی عبدالباقی رستگاری نے حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کے متعلق مولوی کی جہازی دیوبندی کی دوغلی پالیسی کا بھی رد کیا ہے۔ کیونکہ جب ان موصوف سے مولوی طارق جمیل کا نام لیے بغیر حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کے مذکورہ گستاخانہ بیان کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا گیا، تو انہوں نے اس کو توہین ہی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے کفر یہ قرار دیا، لیکن جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ بیان (جس پر انہوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے) مولوی طارق جمیل دیوبندی کا ہے، تو انہوں نے فوراً زکاوتیادلات سے مولوی طارق جمیل کو ”بے گناہ“ قرار دے دیا۔

۳۔ مولوی عبدالباقی رستگاری نے دیوبندی عہد کی اس روش پر بھی تنقید کی ہے کہ اگر ایک عام محلے کا امام مسجد نماز جنازہ کے بعد دعا کروا دیتا ہے تو وہ مرتکب بدعت کہلاتا ہے، لیکن اگر مولوی طارق جمیل دیوبندی، جگمگ کلام نواز کی نماز جنازہ کے بعد دعا کروا دیں، تو دیوبندی تاویلات کے اس کو ”حکیم فی فعل“ قرار دے دیتے ہیں۔

۳۔ مولوی عبد الباقی کی تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ (یو بندی فرقہ کے مروجہ "امام اہل سنت") مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے بھی مولوی طارق جمیل کا رد کیا تھا۔ مولوی طارق جمیل دیوبندی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی پر تو بہ نہیں کی، لیکن میڈیا کے خلاف بین دے کر میڈیا کے لوگوں سے معافی مانگ لی، جو کہ مقام عبرت ہے:

حضرت احسان الدیوبندی (مدیر مجلہ صفحہ ۱۱، لاہور)
(۱۰) مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کے پوتے، مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی کے بیٹے اور "مجلہ صفحہ ۱۱، لاہور" کے مدیر حضرت احسان الدیوبندی نے مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے

"مولانا طارق جمیل کی میڈیا سے معافی، مقام عبرت، مؤرخہ ۲۳/اپریل ۲۰۲۰ء، بدور جمعرات کو دربر عظمہ پاکستان کی جانب سے قائم کردہ "دردنا ریپف لنڈ" میں عطیات جمع کرے کے لیے ایک پروگرام منعقد ہوا، جس میں مولانا طارق جمیل نے بھی شرکت کی، دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ "صرف پاکستان کی بات نہیں، پوری دنیا کا میڈیا جھوٹا ہے، سب سے زیادہ جھوٹ بولا جاتا ہے۔"

اور یہ بھی کہا کہ "ہیکٹی وی چینل کے مالک نے انہیں کہا تھا کہ: گر چینل سے جھوٹ ختم ہو جائے، تو چینل ہی ختم ہو جائے گا۔"

مولانا طارق جمیل صاحب کامیڈیا کے حوالے سے یہ دھوی بالکل نئی بر حقیقت ہے، خصوصاً ویڈیو اڈار اور ایبل رین کے حوالے سے میڈیا کی اکثریت جھوٹ،

ایک زخا بن، ہلوک اور حقائق سے چشم پوشی ایک غفلت حقیقت ہے۔ لیکن
 افسوس کہ مولانا طارق جمیل میڈیا جیسے عظیميت کے طنز و تشبیہ اور تیز و تند تنقید کے
 سامنے اپنے اس بچہ پر قائم نہ رہ سکے، اور ڈھیر ہو گئے۔ چنانچہ ایک ایک صحافی
 کفون کر کے معافی مانگی، مولانا کی جو ریکارڈنگ ہم تک پہنچی، درج ذیل ہے۔
 ”دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو خطا سے پاک ہو، بڑے سے بڑا علماء ہو، زاہد ہو، شیخ
 ہو، نبی کے سوا ہر آدمی کی زبان لڑکھنائی ہے، اور یہ انسانی فطرت ہے، اور اس
 کا اعتراف نہ کرنا شیطانیت ہے۔ میں اتنا بولتا ہوں، اتنا بولتا ہوں، میں سچے
 ان کلمات کو حسنی فائی نہیں کر رہا، بلکہ معذرت کر رہا ہوں۔ حامد میر صاحب
 سے بھی میں معافی چاہتا ہوں، آپ سے بھی اور دوسرے بیٹھے ہیں ان سے بھی،
 مولانا پر اشرفی صاحب بیٹھے ہیں، آپ سب سے، جو بھی میڈیا سے متعلق
 ہیں، میں آپ سب سے معافی چاہتا ہوں، میری کوئی دلیل نہیں، مجھ سے غلطی
 ہوئی (مذکورہ بی بی چینل کے مائیک کے حوالے سے کہا کہ) یہ معاملہ پرنٹل ہے،
 ایک آدمی کی غلطی اور غلط بول ہے، اس کو میڈیا پر کہنا غیبت ہے، میں یہ نہیں
 بتاؤں گا، لیکن میں یہ جفا کہتا ہوں کہ ٹاپ ٹین میں سے ایک نے کہا۔ آپ
 نام کی معذرت قبول کریں اور جو مجھ سے غلطی ہوئی، میں اس کا اعتراف
 کرتا ہوں، (میزبان کے سوال پر مزید کہا کہ) بھائی، ملک! میں تو پہلے ہی
 اعتراف کر چکا ہوں، اب آپ اس کو کیوں دوہرا رہے ہیں؟ اُس وقت سے
 میں نے ان کا نمبر ڈھونڈنا شروع کیا، میں نے کوئی ان کو دس کال کی، لیکن یہ
 مصروف تھے۔ میں نے کامران شاہد کو بھی ڈائریکٹ فون کر کے معذرت کی
 ہے، معافی مانگی ہے، جلایل چودھری کوکل ہی میں نے معذرت کر دی تھی،
 اور عاتقی حامد صاحب، شکر ہے بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی اور آپ سے بھی،
 جتنے بھی ہیں، میں اعتراف کرتا ہوں، اعتراف کے بعد مطلب ہی یہ ہوتا ہے

کہ میرا سر فروسہ میں اپنی اس چیز کی کوئی دلیل نہیں پیش کر رہا۔ بھائی مالک! آپ کیوں بات لمبی کر رہے ہیں، جب میں نے سرنڈر کر لیا، اعتراف کر دیا (میزبان کے مطالعے کہ ”آپ آئندہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں“ کے جواب میں) میں کھڑا ہوں، آپ کے ساتھ کھڑا ہوں۔ مالک بھائی! میں بندہ ناجیز ہوں، عطا کا پتلا ہوں، مجھ سے خطا ہوئی، میں بالکل اعتراف کرتا ہوں۔“

مقام عبرت یہ ہے کہ کچھ ہی عرصہ قبل انہی مولانا طارق جمیل صاحب نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ایسے کلمات کہہ دیے جو کسی بھی طرح ایک نبی کے شایعہ بن شان نہیں، بلکہ ہر صبرت بے ادبی و گستاخی کے دمرے میں ہی آتے ہیں۔ اُن کلمات کا خلاصہ دو جملے ہیں۔ اسرا کے طور پر گدھے پر بٹھا کر بازار میں چکر لگوا دیا۔ چہرہ مبارک سیاہ کیا گیا۔ (نَحْنُ ذُئْبٌ وَاللَّهُ مِنَّا فَلْيَكْ)

مولانا کے اس بیان پر تنقید ہوئی، اور اُن سے معافی کا مطالبہ کیا گیا، لیکن چونکہ یہ مطالبہ میڈیا جیسے مادی کی جانب سے نہیں تھا، بلکہ ملہ اور دین دار طبقہ کی جانب سے تھا، جن کی مولانا طارق جمیل کے ہاں کوئی اہمیت و وقعت نہیں ہے، اس لیے مولانا اپنی غلط بات بلکہ (جموٹ پر) ڈوٹ گئے، اور ایک عظیم الشان پیغمبر کے احترام میں معذرت، معافی، سرنڈر کے بجائے اپنی ناک اُونچی کرنے کی کوشش میں جت گئے، بڑی تک و دو اور کوشش کے بعد مولانا کو ”تفسیر قرطبی“ سے ایک موضوع اور من گھڑت روایت مقتدیہ ہوئی جس میں ایک جیسے کا ذکر تھا، دوسرے جملے کی بات اُس میں بھی نہیں تھی، مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک پیغمبر کی ناموس کا لحاظ کرتے ہوئے اگلے دل سے معافی مانگنے کے بجائے ایک جملہ کہہ کر دامن جھاڑ لیا کہ ”مجھ

سے ”نہو“ ہو گیا ”لور“ نہر“ کا اقرار بھی کسی مجمع عام میں نہیں، بلکہ کسی ایک آدمی کے سامنے فون پر کیا، کس قدر مقامِ عبرت ہے کہ ساری دنیا کو ’خلاق‘، عاجزی، جھک جانے، غلطی کا اعتراف کرنے اور زیادتی سے بچانے پر معافی مانگنے کا درس دینے والا مبلغ خود اس قدر اخلاقی پستی کا شکار ہے کہ میڈیا کے حوالے سے بولے گئے ”سچ“ پر تو ایک ایک کوفون کر کے دعائیاں مانگ رہا ہے، دوسرے دوسرے کی تسبیح پڑھ رہا ہے، اور ایک پیغمبر کے حوالے سے بولے گئے جھوٹ کا سر عام اقرار کرتے اور معافی مانگنے کے لیے بھی تیار نہیں۔“ (محلِ مقرر، لاہور، شمارہ ۱۱۲، ص ۸۷)

نوٹ: قوسین میں درج تمام الفاظ اصل تحریر میں موجود ہیں۔

حزہ احسانی دیوبندی کے اس اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی طارق جمیل نے مجلسِ القدر پیغمبرِ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق اپنے گستاخانہ اور جھوٹے بیان سے معافی نہیں مانگی، لیکن وہابی میڈیا کے متعلق ایک سچی بات کہہ کر میڈیا کے دباؤ اور خوف کی وجہ سے صحافیوں کو فون کر کے ان سے معافی مانگ لی، جو کہ مقامِ عبرت ہے۔

مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو کسی نبی کے شایانِ شان نہیں مولوی ابوسفیر فیروز الامین قاسمی (مردان)

(۱۱) مولوی ایسا سمسن دیوبندی کے شاگرد، ابوسفیر فیروز الامین قاسمی دیوبندی نے مولوی طارق جمیل دیوبندی کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

”چند دن قبل آؤ مبلغ مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنے ایک بیان میں موضوعی

اور دوسری روایت کی آڑ لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ایسے کلمات کہے جو کسی بھی طرح ایک نبی کے شہید بن شان نہیں۔ اس پر امت کے علمائے کرام نے اپنے بیانات میں تنقید فرمائی، لیکن تاحال مورخا کا علائقہ جوہر سامنے نہیں آیا۔

(جیل صفی شاہ ۱۳۱۱ء - ۱۳۱۲ء، پیت جیول، اگست، ۱۹۴۰ء)

حضرت یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرنے پر دیوبندی مسلک کے ”ماہنامہ غزالی، پشاور“ میں مولوی طارق جمیل کا رد:

(۱۲) مولوی ذکیر سعید اللہ دیوبندی کی زیر سرپرستی شائع ہونے والے ”ماہنامہ عمران و پیش رو“ میں مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے

بیان: ”طارق جمیل صاحب کے بیان پر مولانا ٹنڈیکلی صاحب کا تبصرہ۔“

طارق جمیل صاحب کا بیان

”یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے ظلم کی وجہ سے ۳۰ سال ان کو در بدر ہونا پڑا۔ ان پر تہمت لگی، ریختا نہ تہمت لگائی۔ در پھر جب عورتوں میں ہتھیل گئی کہ مجرم تو یوسف نہیں، مجرم تو رلیٹا ہے۔ قہوڑی بدنامی ہونے لگی، تو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گدھے پر بٹھاکے، منہ کالا کر کے پورے شہر میں چکر لگوا دیا، اور بیچھے عذاب کروایا کہ ہذا جزاء من اراد يستبدہ الشوء۔“ (جو اپنے آقا سے بُرائی کرے، اس کی یہ سزا ہے۔) یہ بار بار میں ہی ابنِ نبی، ابنِ نبی، ابنِ نبی، گدھے پر بٹھایا جا رہا ہے۔“

میں نے محمد کی محبت کا بیان

(مولانا محمد تقی صاحب، جو آج کل روزانہ بیگ اللہ شریف کے سامنے برآمدے میں بیان کرتے ہیں)

”کہتے ہیں کہ ایک موسوی صاحب تقریر فرما رہے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل میں ڈالنے سے پہلے نعوذ باللہ ان کا منہ کا، کیا گیا، گدھے پہ بٹھایا گیا، شہر کے چکر لگوائے گئے۔ نعوذ باللہ، ثُمَّ نَعُوذُ بِاللّٰهِ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو تارکس اور رسو نہیں کرتے۔ اِنَّا لَنُضْرُ سُلًا وَالْدِّیْنَ اَمَلُوْا فِی الْحَیْوَۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”ہم اپنے رسوں کی مدد کرتے ہیں۔“ یوسف علیہ السلام کا جیل میں جانا جو ہے، یہ ارکھو یہ تو کوئی جو رمر اتو تھا ہی نہیں۔ مولوی صاحب کو کسی نے بٹھایا، جو گدھے پر، اس لیے اپنا غصہ یوسف علیہ السلام پر نکال رہے ہیں۔ بھئی یوسف کے بارے میں عزیز مصر بھی جانتا تھا کہ وہ بے گناہ ہیں۔ یوسف اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ ”اے یوسف! چھوڑ دس عورت کو۔“ اور بیوی سے کہا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ۔ ”تم (ریکا) اپنے گناہ سے توبہ کرو۔“ اس (یوسف) کا تو گناہ ہی نہیں، پھر جب عورتوں نے مکر چلایا تو ب یوسف گھبرا گئے کہ پہلے تو یک تھی، اب تو کئی میرے پیچھے پڑ گئی ہیں تو نمبوں نے خود دعا مانگی تھی کہ قُلْ رَبِّ السَّعْیِ اُنِیْ اِلَیْ وَیَا یٰلَیْغُوْنِیْ اِلَیْہِ۔ کہ: اللہ! ان کے مکر سے تو مجھے جیل بھیج دے۔ تو یہ تو ان کی اپنی دعا تھی، دوسرے یہ کہ عزیز مصر اور ان کی بیوی نے مشورہ کیا کہ بات کھینچتی جا رہی ہے، بہتر ہے کہ ہم یوسف کو جیل بھیج دیں، وہ یہ جانتے تھے کہ یوسف بے گناہ ہے، پھر یوسف جیل میں بھی گئے تو اتنی شان سے رہے کہ

جیل اور سارا عملہ آپ کا گویا غلام تھا، نہیں تھے ہی آپ سے خواب کی تعبیریں پوچھیں، تو یہ نیل تو ن کی پٹی مانگی ہوئی تھی، اس لیے تو جب بہت عرصہ گزر گیا، اور ہائی نہ ملی، تو یوسفؑ نے تعبیر کے وقت اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ! سب تو بہت عرصہ ہو گیا، میں تو نیل کی زندگی سے تنگ آ گیا ہوں، اللہ نے جبریلؑ بھیجا کہ یوسفؑ سے کہہ، جیل تو تم نے مانگی تھی کہ ان کے مکر سے مجھے جیل زیادہ پسند ہے، کہہ دیتے کہ ان کے مکر سے بھی بچاؤ، جیل سے بھی بچاؤ، ہم دونوں سے بچا دیتے۔ اس سے ایسی باتیں کرنے سے کہ پیغمبرؐ کے شان کے خلاف ہو، بندہ کافر ہو جاتا ہے، اسی لیے عہد نامے لکھے کہ جیسے موسیٰؑ کہہ دیتے ہیں کہ جب ایوبؑ کے بدن میں کیڑے پڑ گئے تھے سر سے پاؤں تک، اور پھر رہبان میں کیڑے پڑ گئے۔ تو انہیں نے رد کر کہا کہ یا اللہ! اک تیر نام بیٹا تھا، اب زبان پر بھی کیڑے گئے، آپ کا نام بھی نہیں لے سکتا، اس کے بعد اللہ نے حکم دیا۔ یہ بھی غلط بات ہے، کیڑے پڑنا کوئی اچھی بات ہے؟ جب قرآن نے نہیں کہا، تو تم نے کہاں سے کیڑے پکڑ لیے ہیں۔ قرآن نے کہا اِنْسِي الشُّرُوءَ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِمِيْنَ۔ اِنْسِي الشُّرُوءَ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِمِيْنَ۔ آپ کو تکلیف ہوئی، لیکن یہ کہنا کہ کیڑے پڑ گئے تھے، غلط بات ہے۔ اس لیے یعقوبؑ کو بھی مدھاندہ کہو، اُدھاندہ کہنا عیب ہے۔ اور اللہ نے بھی ان کو اندھا نہیں کہا فرما، وَقَوْلِيْ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا اَسْفٰى عَلٰى يٰسُفٍّ اَنْتَ اَنْتَ غِيَاثُ مِنَ الْخٰوْنِ فَهٰوْ نَكْبَتِيْمَ۔ روتے روتے آنکھیں سفید ہو گئی (یعنی نرکم ہو گئی) تم سب کی باتیں کہتے ہو، اِنَّا اِلٰهٌ رَّابُّ الْاَلٰهِيْنَ رَاٰ جَلَّ كَيْدُكَ كَرِهَ، ہر آدمی میں گیا مولوی۔ جس نے گلے میں پکڑا اس سیاہ بال شال بڑھا ہے، وہ بن گیا موسیٰ۔ چاہے قاعدہ

بھی نہ پڑھا ہوا۔

تبصرہ: پیغمبروں کے بارے میں بنی اسرائیل کے پاس جو واقعات اور روایتیں ہیں، انہیں اسرائیلیات کہا جاتا ہے، بنی اسرائیل یعنی یہودی اور عیسائی تو اتنے بے احتیاط اور بے نگہ ہیں کہ ان کی روایات میں پیغمبروں کے بارے میں شراب پینا تک لکھا ہوا ہے، اس بے مسلمان علم کی اکثریت اس اُصوں کو پیسے ہوئے ہیں کہ اسرائیلیات کو قرآن کی تفسیر اور حدیث کی تشریح اور انبیاء علیہم السلام کے واقعات میں بالکل نہیں بیٹا چاہیے، چند سالے بعض ایسی روایات جو قرآن و حدیث اور اسلامی تعلیمات سے نہ ٹکرا رہی ہوں، ملی ہیں۔

طارق جمیل صاحب بیان میں رنگینی پیدا کرنے کے لیے سرمدیات اور اسی طرح اہل فتنہ کی روایات بیان کر رہے ہیں، یوسف علیہ السلام کا واقعہ جس طرح انہوں نے بیان کیا، اس سے اندازہ ہو کہ درجی علم، ہدایت اور جوشِ نقر کے ساتھ انہیں حضرت کاہن کی تفصیلی صحبت نہیں ملی ہے، جس سے آدمی میں احتیاط اور فرقِ مرتب کا فہم پیدا ہوتا ہے۔ کسی آدمی کی دینی کارکردگی، عوام میں مقبولیت، جوشِ بیان، تحریکوں میں اہم حیثیت مل جاتا، اس کو دیکھ کر حضراتِ صوفیہ خلافتوں کے ہار بھی انہیں پہنا دیتے ہیں، وقت آنے پر یہ بات صبح ہو جاتی ہے کہ تفصیلی تربیت اور خوب رکڑا رکڑی کے بغیر جب ایسے اعزاز دیے جائیں تو یہی نتائج سامنے آتے ہیں۔

(ابارہ شریف، نیکو کار، ایمان، غازی، پشاور، صفحہ ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰

(۱۳) مفتی عبدالباقی اخونزادہ دیوبندی کی ویب سائٹ www.Tambeehat.com

پر تبصرہ نمبر ۲۰۶ کے تحت مہدوی طاریہ نیل کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں کی گئی گستاخی کے متعلق سوال اور اس کا جواب صبح ہے۔ پہلے سوال کا حفظ کر لیں۔

”محترم مفتی صاحب! مولانا طاریہ نیل صاحب نے ایک بیان میں فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کو نیل میں لے جانے سے پہلے گدھے پر سوار کیا گیا، اور ان کا منہ کالا کیا گیا، کیا یہ بات درست ہے؟ اس کی تحقیق مطلوب ہے۔“

اس سوال کے جواب کی ابتدا میں مفتی عبدالباقی اخونزادہ نے لکھا ہے۔
”اس واقعے کو حقیقی تفسیر میں نقل کیا گیا، ان تمام تفسیر میں یوسف علیہ السلام کو صرف گدھے پر سوار کرنے اور ڈھنڈور پٹینے کا ذکر ہے، کسی بھی تفسیر میں منہ کالا کرنے کا ذکر نہیں۔“

اس فتویٰ کے آخر میں اپنے جواب کا خلاصہ کرتے ہوئے مفتی عبدالباقی اخونزادہ دیوبندی نے لکھا ہے۔

”خلاصہ کلام: حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے کو کالا کرنے والی بات باوجود تلاش بسیار کے ہمیں نہ مل سکی۔ اگر بالفرض یہ کسی تفسیر میں امر نقلی روایات سے منقول بھی ہو، تب بھی اس کو یوں مجمع میں بیان کرنا ہرگز درست نہیں، کیونکہ اس سے ایک عظیم المرتبت نبی کی شان میں گستاخی لازم آتی ہے، جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے انبیاء کرام پر مصائب و حالات اُن کو سوا کرنے کے لیے نہیں لاتے تھے، بلکہ اُن کو سرخرو کرنے کے لیے، اُن پر ایسے حالات بھیجے جاتے تھے۔ ایسے واقعات کو بیان کرنا، اور ان کی نسبت جلیل القدر انبیاء کرام کی طرف کرتبا لکل و درست نہیں، لہذا اس سے احتراز کرنا بہت ضروری ہے۔“

﴿۱﴾

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

کتاب:

عبدالباقی اعتریز الادب

۱۵ جولائی ۲۰۱۹ء مکہ مکرمہ



طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت

العروة في مناسك الحج والعمرة

فتاوى حج وعمره

مؤلف

شيخ الحديث مفتي محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئيس دارالافتاء، جمعية اشاعت الہدیت)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ، جمعیت اشاعت الہدیت)

ناشر

جمعیت اشاعت الہدیت

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

مدارس
حفظ و ناظرہ
(المبیین، المبتدیان)

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

درس نظامی
(المبیین، المبتدیان)

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص
فی الفقہ
الاسلامی

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

دارالافتاء

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ فقہر علماء اہلسنت کی کتابیں ملت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسد سے رابطہ کریں۔

مفت
سلسلہ
اشاعت

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے تاور و تالیفات، مخطوطات، عربی و اردو کتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

کتب
لائبریری

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریا اور خصوصی دعا۔ تسکین روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں۔

روحانی
پروگرام

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حسین احراجات سے اپنے بچوں اور بچوں کو حرازم کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

النور
اکیڈمی

جمعیت اشاعت اہلسنت

کے تحت خواتین کے لئے ہر جمعہ و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درس
شفاء شریف